صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 26 اکتوبر 2020ء بمطابق 08 ربیع الاوّل 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر ستائیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَ ○ قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّیۡنَ ○ قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ○ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ○ وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ○ وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟" وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھیرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے" ارشاد ہوگا "تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ہو نا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ اے محمدؐ، کہو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے"۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ درانی صاحب! آپ نے ابھی بات کرنی ہے یا کوئسچنز آور کے بعد کرنی ہے؟ جی اکرم خان درانی، وہ علیل ہیں انہوں نے بات کرنی ہے تو اکرم خان درانی صاحب پلیز۔

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ، ایک ضروری مسئلہ ہے جی، کل میرے گھر میں رات کو بہت زیادہ ڈاکٹرز آئے تھے اور انہوں نے فریاد کی کہ ہمارا جو ٹیسٹ تھا وہ کورونا نہیں آیا تھا، اس سے پہلے جتنے بھی صوبے میں Sanctioned پوسٹیں تھیں، اس پہ ہمارے انٹرویوز ہوئے تھے اور پھر جب یہ کورونا آیا تو گورنمنٹ کو ضرورت بھی پڑی تو پھر ہمیں، 1122 ٹوٹل ملازمین، یہ ڈاکٹرز ہیں جی، تو ان کو انہوں نے کنٹریکٹ پہ رکھا جی اور یہ ٹوٹل جو صوبے میں ویسے بھی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: House in order, please، کوئی منسٹر جواب دے گا، درانی صاحب کی بات ہو جائے تو۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: تو یہ ٹوٹل جی 1122 ڈاکٹرز ہیں، ابھی تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس ہے؟ یہاں پر تو مہینے میں دو دو بار نوٹیفیکشن میں سن رہا تھا کہ کامران صاحب تھے لوکل گورنمنٹ کے، پھر ابھی وہ ہے ایجوکیشن کا، اس طرح تو وہ بڑے بے چین ہیں جی اور اس میں انہوں نے، کورونا میں باپ جو تھا وہ بیٹے سے بھی ملنے کے لئے تیار نہیں تھا، بھائی جو تھا وہ بھائی سے بھی ملنے کے لئے نہیں تیار، یہی ڈاکٹرز تھے جو کہ ہمارے سارے بیماروں کو دیکھتے بھی تھے اور جو بڑی قربانی دی، وہ آپ کے ایبٹ آباد کا ڈاکٹر تھا، اس کا نام فیصل تھا، وہ بھی ان 1122 میں تھا اور اس نے بھی خدمت کرتے کرتے وہ بے چارہ اپنی جان بھی کھو بیٹھا۔ ابھی یہ ہے کہ ویسے بھی صوبے میں ضرورت ہے اور خدا نہ کرے، وہ کہہ رہے ہیں کہ کبھی ہمیں کہہ رہے ہیں کہ سمری بنی ہے اور وہ ابھی کس کے پاس ہے، تو لہٰذا اگر کوئی منسٹر مجھے یہ جواب دے کہ یہ 1122 جو ایڈہاک ڈاکٹرز ہیں، ان کی سمری سی ایم کے پاس گئی ہے یا اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ چونکہ پہلے بھی ڈاکٹروں نے مکمل اس صوبے میں ہڑتال کی، وہ ایک الگ مسئلہ ہے لیکن یہ 1122 جو ہیں، یہ ابھی نئے جو بھرتی ہوئے ہیں، وہ ہیں تو لہٰذا اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایشورنس ہو کہ انہیں بحال کرتے ہیں، ان کو رکھتے ہیں، ان کو Permanent کرتے ہیں تو ذرا پلیز اس پر ہدایات دے دیں، جو بھی اس کے بارے میں کوئی بات ہو تو مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، شوکت صاحب! درانی صاحب نے ایڈہاک ڈاکٹرز کی بات کی ہے جو 1122 بھرتی ہوئے تھے اور ان کی ریگولرائزیشن کی بات کی ہے۔ جی کامران بنگش صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نے بھی اس بارے میں ایک بات کرنی ہے، انہی ڈاکٹرز کے حوالے سے۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی میں نے آپ کو ایک ریزولیوشن بھی دی تھی جس پہ شاید آپ نے سائن کئے ہیں کہ نہیں کئے ہیں؟ یہی ڈاکٹرز کے بارے میں جو بات تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ڈاکٹروں کو ایک دم جو ہے تو ان کا نہ تو مطلب سٹرکچر کوئی بن رہا ہے، نہ ان کی پروموشنز ہو رہی ہیں بلکہ ان کو نکالا جا رہا ہے اور جناب عالی، ان ڈاکٹرز سے ہاسٹل بھی خالی کروائے جا رہے ہیں۔ ایک وباء ہم پہ بہت زیادہ پوٹھی ہے اور وہ ابھی جو نئی لہر آ رہی ہے، اگر اس میں یہ ڈاکٹرز اور یہ تمام لوگ جن کو آپ بے روزگار کر رہے ہیں تو اگر ان کو یہاں سے جب یہ کورونا آئے گا تو آپ مجھے بتائیں کہ کون ان مریضوں کی حفاظت کرے گا، کون ان کا علاج کرے گا یا کون ان کا Care کرے گا؟ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، جب سے تحریک انصاف کی گورنمنٹ آئی ہے، جو لوگ آپ کے یعنی پاکستان کے پرائم منسٹر نے، میں وہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتی ہوں جو عام طور پہ لوگ استعمال کرتے ہیں لیکن پرائم منسٹر ہے، پرائم منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ میں ایک کروڑ نوکریاں دوں گا لیکن اب بات آ رہی ہے کہ ایک کروڑ نوکریاں چھینی جا رہی ہیں، لوگوں کے چولہے وہ بالکل ٹھنڈے ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، لوگ روڈوں پہ تو بھیک مانگنے پہ مجبور ہو گئے ہیں اور سب سے زیادہ جو طبقہ متاثر ہو رہا ہے، وہ ڈاکٹرز اور نرسز ہیں، میں کہتی ہوں ان کو ہراساں کر کے، ان لوگوں کو جو ہے مطلب ہاسٹلوں سے اور وہاں سے نکالا جا رہا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جب ایک کروڑ نوکریاں نہیں دے سکتے تھے ہمارے پرائم منسٹر تو انہوں نے کیوں وعدہ کیا؟ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ میں یوٹرن لے کر بہت بڑا لیڈر بن جاؤں گا تو جناب سپیکر صاحب، یوٹرن لینے سے کچھ بھی نہیں ہوتا، ہماری معیشت بالکل گر گئی ہے، ہم پہ قرضہ چڑھ رہا

ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے پرائم منسٹر انڈے مرغی اور اب جو ہے Toilet سے آگے نہیں جانا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں جواب لیتے ہیں اس میں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Toilet سے آگے نہیں جارہے ہیں جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک چیز میں واضح کر دیتا ہوں، ایک چیز میں واضح کرتا ہوں، دوسری منسٹر صاحب کریں کہ یہ سمری گورنر صاحب کو پہنچ گئی ہے گورنر صاحب کو، یہ پہلے بھی جو آرڈر ہوا تھا گورنر صاحب کے Signature سے ہوا تھا، سی ایم کے تھرو جو سمری جاتی ہے وہ آج یا کل میں سائن ہو جائے گی یعنی ان کا کنٹریکٹ جو ہے وہ Extend ہو جائے گا، Contract will be extended, I don't know about the regularization۔ منسٹر صاحب! آپ اس پہ بات کر لیں، میری آج ہی بات ہوئی ہے۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ اکرم درانی صاحب ہمارے بزرگ ہیں، ایک تو خوشی ہوئی ان کو دوبارہ اسمبلی میں آتے دیکھ کر، ان کی صحت یابی کی خوشی ہوئی۔ انہوں نے جن ڈاکٹرز کی بات کی ہے، وہ مسٹر سپیکر! جو کورونا کے دوران ایڈہاک پہ بھرتی ہوئے تھے ان کے بارے میں کی ہے، ان کو Pay package بھی بہت High دیا جارہا تھا بلکہ دیا جارہا ہے اور ابھی کی سیچویشن یہ ہے کہ ان کی سمری جو ہے جیسے آپ نے فرمایا کیبنٹ کے پاس ہے، اس کے بعد یقیناً آگے اوپر بھی جائے گی، چھ ماہ کی Extension دوبارہ ان کو دی جارہی ہے کیونکہ Second spell کا ایک خطرہ موجود ہے، تو یہ اس حوالے سے ہے، فی الحال ریگولرائزیشن اس لئے نہیں ہے کہ ان کو بہت زیادہ بڑی تنخواہوں پہ ریکروٹ کیا گیا تھا اور چونکہ ایمرجنسی کی سیچویشن تھی تو اس میں وہ جو Staff gap arrangement تھی اس کے لئے یہ سب کچھ ہوا تھا Otherwise جو ریگولر ریکروٹمنٹ جو ہوتی ہے وہ تھرو پبلک سروس کمیشن اور باقی جو Competitive exams ہیں، ان کے تھرو ہوتی ہے، اس میں اتنا بڑا پیکج یا اتنی بڑی مراعات Possible نہیں ہیں گورنمنٹ کے لئے تو وہ بھی ساتھ ہی ساتھ جاری ہے، یہ ان کے حوالے سے تھا۔ دوسری جو میڈم نے بات کی ہے، یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ تھوڑی سی Clarity ہو کہ جو ایک کروڑ نوکریاں ہیں یا جو پچاس لاکھ گھر ہیں، دیکھیں گورنمنٹ کی اتنی Financial health نہیں ہے کہ وہ ایک کروڑ کلاس فور کی نوکریاں دے یا اور جو نوکریاں Possible ہیں، جتنی

Requirement ہوتی ہے، اس میں کسی جگہ پہ ایک تو یہ تاثر دینا غلط ہے کہ ہم نکال رہے ہیں لوگوں کو، یہ بالکل غلط ہے، کسی جگہ پہ کسی کو نہیں نکالا، جو ایک آدھ واقعہ ہوا ہے، اس کے اوپر پراونشل گورنمنٹ نے بھی Take-up کیا ہوا ہے، تو ایک یہ ہے، دوسرا جواب کہ پرائیویٹ سیکٹر کو کیسے ہم Facilitate کر سکتے ہیں؟ جو لاسٹ اسمبلی سیشن ہوا ہے، اس میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ایکٹ پورے کا پورا ہم نے Revamp کر دیا ہے، اس میں پبلک اور پرائیویٹ کے جو یعنی پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر کو ملا کر ہم اس میں Industrialization کے لئے سپورٹ دیں گے، ہم اس میں Real Estate کے لئے، مائننگ سیکٹر، انرجی سیکٹر، یہ بہت Important sectors ہیں، اس کے علاوہ اگر آپ لوکل گورنمنٹ کی بات کریں تو ہم نے ٹیکسز میں بہت بڑی Exemption دی ہے، ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں کنسٹرکشن سیکٹر کو Facilitate کرنے کے لئے کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب ایک بلڈنگ بنتی ہے تو اس میں 72 قسم کی Industries facilitate ہوتی ہیں، تو یہ ایک Visionary ہے کہ ہم ہاؤسنگ سیکٹر کو Facilitate کر رہے ہیں جس میں جو پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کو Facilitation کے لئے، اسی اسمبلی سے ہم نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں امنڈمنٹس کرائیں۔ اس کے علاوہ Tax exemption، اس کے علاوہ High-rise کی جو ہم نے Bylaws اور رولز پاس کئے ہیں، اس میں High-rise بننا شروع ہو گئے ہیں، تو یہ ساری چیزیں جو ہیں، اس سے پرائیویٹ سیکٹر کو Facilitation مل رہی ہے اور اسی سے ہی ان شاء اللہ Employment generate ہو گی جی۔ تھینک یو جی۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 8265، جناب سردار خان صاحب۔

* 8265 _ <u>جناب سردار خان</u>: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 17-2016 میں بلین ٹری سونامی پروگرام کے تحت کالام فارسٹ ڈویژن نے پرائیویٹ چھ عدد نرسریز بنام خیر الامین ولد محمد علیم سکنہ جرئے، ضیاء اللہ ولد اجمیر سکنہ جرئے، احسان اللہ ولد آفرین سکنہ احمد علی ولد جمشید خان سکنہ جرئے، محکمہ قریش سکنہ شنگو اور شاہ نظر آف کالام کے ساتھ Agreement کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ نرسریوں پر کتنا خرچہ آیا تھا، ہر نرسری کے مالک کا نام، پتہ اور جس نے چیک وصول کیا ہے، سب کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چھ عدد نرسریوں میں گھپلے بھی ہوئے تھے اور عوام کی شکایات پر محکمے نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس نے 30 اپریل 2018 کو ایک مکمل رپورٹ محکمے کے حوالہ کی تھی۔ اس رپورٹ میں کتنی ریکوری ہوئی ہے اور کتنے نامزد ملازمین کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ نرسریوں پر کل -/5250000 روپے خرچ ہوئے ہیں، ادائیگی کراس چیک کے ذریعے کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Name of nursery grower/persons to whom cheque issued	Address	Cross cheque No. and date	Amount
1	Khalid Amin S/O Muhammad Alim	Jarey	493914 dated 25-05-2016	225,000-00
			494190 dated 21-11-2016	225,000-00
			31508338 dated 23-06-2017	450,000-00
2	Muhammad Ziaullah s/o Ajmeer Khan.	Jarey	493915 dated 25-05-2016	150,000-00
			494191 dated 21-11-2016	150,000-00
			1508358 dated 23-06-2017	
3	Ihsanullah Khan s/o Afarin Khan.	Jarey	493910 dated 25-05-2016	225,000-00
			494188 dated 21-11-2016	225,000-00
			31508326 dated 23-06-2017	450,000-00
4	Ahmad Ali s/o Jamshid Khan.	Jarey	493908 dated 25-05-206	225,000-00
			494106 dated 23-06-2016	225,000-00
			204780 dated 02-06-2017	
5	Muhammad Quresh	Shanko	493926 dated	187,500-00

	s/o Talizar.		15-06-2016	
			31508328 dated 23-06-2016	375,000-00
			493872 dated 10-05-2016	187,500-00
6	Shah Nazar Khan s/o Haji Amir Khan.	Kalam	49287 dated 14-04-2015	100,000-00
			494140 dated 02-09-2016	100,000-00
			31508339 dated 23-06-2017	600,000-00
Grant Total				**5,250,000-00**

(ج) کمیٹی کی رپورٹ مورخہ 30-04-2018 کی رو سے اقبال حسن کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر کالام کے خلاف محکمانہ انکوائری بذریعہ ڈی ایف او ملاکنڈ عمل میں لائی گئی جو کہ مکمل ہو کر ناظم اعلیٰ جنگلات خیبر پختونخوا کو بھیج دی گئی ہے، جیسے ہی فیصلہ ہو جائے قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ آیا یہ درست ہے کہ 2017-16۔

Mr. Speaker: Answer may be taken as read, supplementary please.

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، چې کوم جواب ډیپارټمنټ راکړے دے، د هغې نه مطمئن نه یمه، هغوی جواب کښې دا لیکلی دی چې زمونږ چا سره Agreement شوے دے، مونږه چیکونه هغه له ورکړی دی، چیکونه ئې یو فارسټر اخستې دی، دا ئې سائن دے، دا ئې دستخط دے، دا مکمل انکوائری ده، د هغې ډیپارټمنټ چې کومه انکوائری کړې ده، د دې باره کښې عوامو شکایت کړے دے د 2018 نه واخله د 2020 اکتوبر پورې، اوس ټیبل له میز له هغه رانغله چې د هغې هغه واقعی چې دا ملزم دے دا ملزم نه دے، دا بوټی چې دی دا د نرسرو، دا د وزیر اعظم صاحب خان صاحب چې دے، دا د سونامی په دې خیبر پختونخواه پهاړی علاقوں باندې د شجر کارئ او د جنګلاتو د بحالولو یو لوئې انعامات راکړی، د هغې چیک اپ بیلنس نشته۔ دا یو شپږ نرسرئ دی، په هغې اخراجات شوی دی، د هغې ویډیو زما سره ده، هغه په ټرکونو باندې خرخ شوی دی په تهوک، یا پنجاب ته تلی دی، مردان ته تلی دی، اسلام آباد ته تلی دی، بیا هم دا څنګه دفتر دے دا څنګه اداره ده محکمه فارسټ چې هغه فارسټر له ئې چیکونه ورکړی دی کراس چیکونه، مدعیان ئې نه دی راغوښتی،

دستخط ئې نه دے کړے، دا سټینډنګ کمیټئ ته حواله شی، 2018 نه د 20 پورې د هغې پراسیس اونوتلو، دا په تاسو لازمه ده د خیبر پختونخوا حکومت باندې چې دا د خان صاحب په ټکټ باندې راغلی دی او د خان صاحب چې کومه پالیسی ده، کوم ئې منشور دے، هغه منزل مقصود ته، هغه علاقی ته، عوامو ته کامیابئ سره رسولو ستاسو حق جوړیږی چې یوه یوه پیسه ضائع کیږی، د هغې پکار ده چې د هغې تاسو چیک اپ کوئ، دا سټینډنګ کمیټئ ته حواله شی باقاعده، زما سره منسټر صاحب نشته دا پوره ثبوت دے، ډیپارټمنټ پخپله باندې انکوائرئ کښې دا منلې ده چې اؤ زمونږه ډیپارټمنټ غلا کړې ده، دا واحد خبره زما سره تمام ډاکیومنټس بالکل ثبوت موجود دے، دا د سټینډنګ کمیټئ ته حواله شی او دا مشن د نه کامیابیږی۔

<u>جناب سپیکر:</u> Okay, let me، جی میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں سارے ہاؤس سے ماسک آپ کے پاس ہیں، برائے مہربانی ایک Symbol کے طور پہ ہی سہی ضرور پہنیں تاکہ پوری قوم جو ہے ماسک Use کرے کہ Covid پھر بڑھنا شروع ہو گیا ہے اور ہم سارے بڑی بے احتیاطی کر رہے ہیں So ہمیں ماسک اور Social distancing دوبارہ سے شروع کرنا چاہیئے کیونکہ پہلے بھی ہمیں بڑی کامیابی اللہ کریم نے دی اور اس تعاون کی وجہ سے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی وجہ سے اللہ نے کیا، اب بھی ہمیں احتیاط کرنا پڑے گی اور ماسک بھی پہنیں اور اپنی فیملی کو بھی پہنائیں اور زیادہ Gathering سے اجتناب کریں، تھینک یو۔ جی سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بڑا اہم کوئسچن ہے جو کیا گیا ہے، اس میں ایک جو انکوائری پہلے ہوئی ہے 2018-04-20 میں اور 2018-04-30 اور اب 2020 ہے، ایک محکمانہ انکوائری ہوئی ہے، ابھی تک اس کا کوئی مطلب ہے فیصلہ نہیں آیا لیکن آپ کو پتہ ہے کہ اس ہاؤس میں جب کمیٹی بنی تھی بلین ٹری کے حوالے سے، اس کمیٹی نے خیر ایک تو وزٹ کیا لیکن اس کے بعد دوسرے پورے صوبے میں کسی جگہ بھی جو بلین ٹری کے حوالے سے نرسریاں تھیں یا Plantation ہوئی تھی، اس پر کوئی وزٹ بھی نہیں کیا اور متعلقہ محکمے یہاں پر یہ یقین دہانی کراتے رہے کہ جی ہر جگہ Plantation ہوئی ہے اور نرسریاں ہیں، تو آیا اس وقت بھی حکومت یا محکمہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ وہ وزٹ کریں گے اور مختلف ضلعوں میں، حالانکہ بہت ساری جگہوں سے یہ شکایات آئی ہیں جن میں گھپلے بھی ہوئے

ہیں اور جن میں بعض جگہ جس طریقے سے Payment یہاں پر ہوئی ہے، کم لکھی گئی ہے، دوسرے لوگوں نے بہت سارے لوگوں نے اس بارے میں شکایت کی ہے تو اس کا میں بھی تو یہی کہوں گا کہ اس کوئسچن کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پر صحیح طریقے سے تفصیلات بھی آ سکیں اور اس پر چھان بین بھی ہو سکے شکریہ۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب! Respond کون کرے گا؟ Kamran Bangash Sahib! Respond, please.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ یہ جو آنریبل ایم پی اے نے کوئسچن کیا ہے، اس کی ساری تفصیل یہاں پہ بیان ہوئی ہے اور وہ جو کوئسچن کر رہا ہے کہ کراس چیک کو، تو کراس چیک کسی اور بندے کے اکاؤنٹ میں نہیں جا سکتا تو یہ بھی ایک Fact ہے کہ یہ انکوائری Submit ہو چکی ہے اور اس کی رپورٹ چونکہ جہاں پہ اگر Irregularity ہوئی ہے تو وہ Proper forums کو جاتی ہے تو اس پہ یقیناً ٹائم لگا ہے لیکن Already وہ سمری Highest forum تک جا چکی اور ان شاء اللہ بہت جلد اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ میرے خیال سے یہاں پہ کافی تفصیل میں Answer دیا گیا ہے تو I would request the honourable MPA کہ وہ اس کو Withdraw کر لیں کمیٹی میں جانے سے کیونکہ Already اس کے اوپر انکوائری بھی ہوئی ہے، ان کو بھی انکوائری رپورٹ مل چکی ہے۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، په دیکبنې انکوائری ډیپارټمنټ کړې ده او د 2018 نه د 2020 پورې دا پینډنګ پروت دے ، د ټیبل د لاندې پروت دے ، مونږه خو ستاسو د دې موجوده حکومت چې کوم په دې عوامو له تاسو ریلیف ورکوئ، بوټي ورکوئ، جنګلات بحالوئ، د هغې د پاره مونږه راپاڅو، زمونږه د پهاړی علاقې سره واسطه ده، دا کمیټئ ته حواله کړئ، فارسټ والا دا نه کوی، فارسټ والا خو یو کلرک دے ، د ټیبل د لاندې هغه فائل کیږدی، دوه کاله لاندې پروت وی، دا تینتیس لاکھ روپئ یو وتلې دی څه بل وتلې دی، تاسو خو وایئ مونږه کرپشن ختموؤ، دا څنګه کرپشن دے ؟

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب!

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سر! بالکل وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ہمارا منشور ہی یہی ہے Accountability اور Transparency اور اسی وجہ سے ان کو یہ ڈاکیومنٹس بھی مل چکی ہیں جو انہوں نے ڈیمانڈ کی ہے، تو کوئی بھی چیز ڈھکی چھپی نہیں ہے، سب کچھ پبلک کے سامنے ہے، اس لئے ہم ان کو یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ اس کو Withdraw کر لیں کیونکہ Already committee کی رپورٹ آچکی ہے اور وہ Highest forums میں ہے اور ان شاء اللہ Approval آ کے جو بھی ذمہ داران ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہو گی، میں یہ فلو آف دی ہاؤس پہ Commit کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار خان صاحب! وہ آپ کو ایشورنس دے رہے ہیں تو میرے خیال میں آپ اس کو۔۔۔۔

جناب سردار خان: جناب! دا د فی الحال پینډنګ شی، که په دې میاشت شل ورځې کښې دا رپورټ رانغلو او د دې هغه ریکوری اونشوه نو بیا به تاسو کمیټئی ته حواله کړئ خو دا حقیقت دے، دا په چا باندې جعلی الزام مونږ نه لګوؤ خو حقیقت۔۔۔۔

جناب سپیکر: Sardar Sahib! You have got the complete answer اور منسٹر صاحب نے بھی آپ کو Respond کر دیا ہے، یا تو آپ اس کو Withdraw کریں یا I put it to voting اور حل نہیں ہے میرے پاس، اس کا کوئی راستہ۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! دو سال تو اس ایک انکوائری کے ہوئے ہیں جو کہ ابھی اس کے بعد کارروائی ہو گی، فیصلہ ہو گا تو کیا اگر یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو وہاں اس پر تفصیلاً بات بھی ہو سکے گی اور اتنی لیٹ کیوں ہوئی ہے یہ انکوائری اور اس کے ساتھ ہی باقی جو اس طرح کے بہت سارے معاملے ہیں پورے صوبے میں، ہزارہ میں ہیں، ملاکنڈ میں ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں منسٹر صاحب! ان کا خیال ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے۔ جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سر! یہ جو کوئسچن کیا ہے آنریبل ایم پی اے نے، ان کا تو کافی تفصیلی Answers ان کے سامنے ہیں تو اس میں میرے خیال سے کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ انکوائری ہونی چاہیئے اور انکوائری رپورٹ بھی ان کے پاس ہی پڑی ہوئی ہے، ابھی صرف اس کے اوپر کارروائی رہتی ہے اور جو کہ میں نے جیسے کہا کہ یہ Highest forum میں جا چکی ہے تو اتنا ٹائم دے دیں، ہم نے تو ریکویسٹ کر لی ہے، اگر وہ پھر بھی Insist کر رہے ہیں تو پھر بے شک Voting کے لئے چلی جائے بات۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات تو ہو گئی ہے، آپ کیا یہ ایشورنس دے سکتے ہیں کہ دو تین ہفتوں میں اس کے اوپر کارروائی ہو جائے گی؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل، میں نے یہ فلور آف دی ہاؤس پہ سر، Commit کیا ہے کہ جو بھی ہے بالکل Transparently ہم رپورٹ اور اس کے اوپر جو کارروائی ہوتی ہے وہ ہم شیئر کریں گے ان کے ساتھ۔

جناب سپیکر: جی سردار خان صاحب کہتے ہیں جی کہ جلدی اس کا ہو جائے گا، اس کا۔۔۔۔

جناب سردار خان: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ، مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر، یہ تین کوئسچنز میں ڈیفر کر رہا ہوں کیونکہ دو منسٹرز ہمارے اس وقت میٹنگ میں ہیں، قلندر لودھی صاحب اور ظہور شاکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 8054، شگفتہ ملک صاحبہ کا کوئسچن ہے۔ 8170 سراج الدین صاحب کا ہے اوقاف کے متعلق اور 8266 عنایت اللہ صاحب کا ہے ریونیو کے بارے میں، تو یہ تینوں کوئسچنز میں ڈیفر کرتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: یہ کوئسچن نمبر 8266 تو میرا ہے سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ کا ہے نا 8266، چونکہ لودھی صاحب نہیں ہیں اور ظہور شاکر صاحب بھی کسی میٹنگ میں ہیں دونوں تو انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ یہ تین کوئسچنز ڈیفر کر دیں۔

جناب عنایت اللہ: تو یہ پھر کب ہوں گے؟

جناب سپیکر: کل پھر اب Next time پہ ہی آئیں گے نا جو ڈیفر کر رہا ہوں، ختم نہیں کر رہا، جب اس کا دن آئے گا آگے تو اس میں آ جائیں گے نا، آپ کے تینوں کوئسچنز۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں سمجھتا ہوں، آپ ہمیں اس ایوان کے اندر بار بار یہ کہتے ہیں کہ Cabinet is collectively responsible اور Constitution کا بھی حوالہ دیتے ہیں اور ادھر ہمارے سلطان

خان ہاتھ میں Constitution اور رولز آف بزنس پکڑے ہوتے ہیں اور ہر روز ہمیں درس دیتے ہیں تو There are of course two Ministers around, if Advisor cannot respond to us and، یہ درست ہے ایڈوائزر کو ہمیں جواب بھی نہیں دینا چاہیئے، یہ جو خوشدل خان صاحب کا پوائنٹ آن ریکارڈ موجود ہے کہ ایڈوائزز جواب نہیں دے سکتے، اس کا کوئی جواب ابھی تک نہیں آیا ہے، کوئی Reasonable جواب نہیں آیا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر Cabinet collectively responsible ہے تو یہ جو ہمارے سامنے دو وزراء بیٹھے ہیں، یہ کیوں نہیں جواب دیتے؟ چار وزراء بیٹھے ہیں، یہ کیوں جواب نہیں دیتے؟ ان وزراء کو تیاری کر کے آنا چاہیئے لیکن مجھے پتہ ہے میرا کوسچن ڈیفر ہوا تھا سپیکر صاحب، میرا کوسچن ڈیفر ہوا تھا اور ایک سال بعد وہ کوسچن آگیا اس لئے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ اگلے سیشن میں ہم لے آئیں گے۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں جب یہ اس میں انتہائی Important چیزیں ہیں، ان کو ڈسکس کرنا ہے، آپ اس کو ڈیفر کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں منسٹرز نے خود ریکویسٹ کر دی تھی اس لئے انہوں نے ان کو دیا ہی نہیں ہو گا Answer، ان کا خیال تھا کہ ہم خود Response کریں۔

جناب عنایت اللہ: لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے، آپ اگر کیبنٹ کی Collective responsibility کی بات کرتے ہیں تو پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: You are right the cabinet is collectively responsible but both the Ministers requested کہ جی ڈیفر کر دیں کہ ہم خود ان کو صحیح طرح سے جواب دینا چاہتے ہیں That's so otherwise تو۔۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر! خوشدل خان صاحب اور عنایت اللہ صاحب کو مجھ سے کوئی خاص محبت ہے، ان کو ہمیشہ بڑی تکلیف ہوتی ہے، جب میں Answer دیتا ہوں لیکن میں دوں گا، میں یہ فلور آف دی ہاؤس پہ کہہ رہا ہوں اس لئے کہ جب جب میرے ان بھائیوں کا کام جب پیش

آتا ہے تو پھر تو میں Available ہوتا ہوں، ان کو اگر میرے ڈیپارٹمنٹ کے جس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بھی ان کو کام کوئی پیش آئے، کوئی مسئلہ پیش آئے تو پھر ان کو میں یاد آتا ہوں، بلکہ ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں جو میں نہیں بتانا چاہتا، وہ ہماری Privately کوئی ایسی ڈسکشن بھی ہوئی ہے تو یہ بات کہ ایڈوائزر جواب نہ دیں، میں دوں گا جواب، ٹھیک ہے میں فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کی رولنگ موجود ہے اس حوالے سے اور یہاں پہ بحث بھی ہوئی ہے اس حوالے سے کہ میں Bills بھی پیش کروں گا، میں جواب بھی دوں گا، ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو پہنچنے دیں تکلیف۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں دورائے نہیں ہے، اس میں۔۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم</u>: میں ان کو جیسے خان صاحب نے کہا تھا، میں ان کو تکلیف پہنچاؤں گا، میں ان کو رولاؤں گا (تالیاں) اور ان شاء اللہ ان کو تکلیف پہنچے گی کیونکہ میں جواب دوں گا، ان کو دکھ پہنچے گا اس بات سے اور جب دکھ پہنچے گا تو یہ بولیں گے اور ان کو بولنے دیں، یہ جب بولیں گے تو ہم بھی بولیں گے اور اس جگہ سے ایک ممبر کی حیثیت سے، اسمبلی میں ایک ممبر کے حیثیت سے، کیبنٹ ممبر کی حیثیت سے میں ان کو جواب دوں گا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، جب سپیشل اسسٹنٹ، جب سپیشل اسسٹنٹ یا ایڈوائزر کسی ڈیپارٹمنٹ کو وہ کر رکھتے ہیں اپنے پاس تو پھر وہ جواب دیتا ہے اور آپ کے پاس تو دو ڈیپارٹمنٹس ہیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب! میں ایک Personal explanation دیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے کو کسچنز آور ختم کرنے دیں نا۔

(شور)

ذاتی وضاحت

<u>Mr. Speaker</u>: Khushdil Khan Sahib, Personal explanation, Khushdil Khan.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ دیکھیں سپیکر صاحب، میں آپ کی چیئر سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی ہم رولز اور قانون کے مطابق چلائیں گے کہ اپنی مرضی کے مطابق چلائیں گے؟ آپ سے میں پوچھتا ہوں کہ آیا یہ اسمبلی ہم آئین اور اس قانون کے مطابق چلائیں گے کہ اپنی مرضی کے مطابق چلائیں گے؟ اگر (تالیاں) اگر آپ نے اس کو قانون اور آئین کے مطابق چلانا ہے تو یہ

نہیں کر سکتے اور آپ اپنے سیکرٹری سے پوچھ لیں کہ اس میں کہیں بھی ایڈوائزر کا نام نہیں ہے، اس کتاب میں کہیں سپیشل اسسٹنٹ کے لئے نہیں ہے، یہ نہیں دے سکتے ہیں، He is not competent، ٹھیک ہے وہ ممبر بھی ہوں گے، وہ ایڈوائزر بھی ہوں گے، بغیر مطلب کے جواب نہیں دے سکتے، ہاں میں نے جب اس پر Query کی ہے تو مجھے یہاں چیئر سے یہ جواب آگیا، ڈپٹی سپیکر صاحب Preside کر رہے تھے کہ اس پر سپیکر صاحب نے رولنگ دی ہے، جب میں نے لیٹر دے دیا، میں نے Application دے دی سیکرٹری صاحب کو کہ آپ مجھے اس رولنگ کی ایک کاپی دے دو، وہ کاپی انہوں نے، وہ نہیں دی گئی کیونکہ آپ اس کے خلاف رولنگ نہیں دے سکتے، یہ رولز ہیں، آئین کے تحت بنے ہوئے ہیں اور جو رولز آئین کے تحت بنے ہیں ان کو Legal sanctity حاصل ہو جاتی ہے، وہ ایک لاء بن جاتا ہے، رولز آف بزنس 1985 کا لے لیں جو گورنمنٹ کے ہیں تو ان کے لئے تو آپ ان کو رولنگ نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ جب تک اس میں آپ نے امنڈمنٹ نہ لائی ہو تو یہ نہیں دے سکتے ہیں۔ ہم آپ کی باتوں سے نہیں ڈرتے، ہم آپ کی سپیچ سے نہیں ڈرتے، آپ سارے جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، دھوکے کرتے ہیں، ہم اس سے نہیں ڈرتے لیکن قانون کے مطابق آپ جائیں۔ اس کتاب میں اگر آپ واقعی اعلیٰ تعلیم کے ایڈوائزر ہیں، آپ مجھے اس کتاب میں بتائیں کہ اس میں کوئی آپ کا نام ہے، اس میں ایڈوائزر کا نام ہے، اس میں کوئی سپیشل اسسٹنٹ کا نام ہے، اگر ہو تو ٹھیک ہے، نہیں تو آپ نہیں دے سکتے ہیں اور اگر آپ دیتے ہیں تو وہ Illegal ہے، Unlawful ہے، Incompetent ہے، آپ نہیں دے سکتے ہیں۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، ایک منٹ کامران! میرے خیال میں بہت ہی خوش اسلوبی سے ہاؤس چل رہا ہے اس دفعہ اور برائے مہربانی دونوں طرف سے، دونوں طرف سے حوصلہ اور برداشت تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ بزنس لے سکیں۔ میں دونوں طرف سے ریکویسٹ کرتا ہوں، کامران، پلیز تشریف رکھیں، بس آپ نے بھی بات کی، انہوں نے بھی جواب دیا بس That is sufficient please۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>Mr. Speaker</u>: Question No. 8356, Khushdil Khan Sahib, 8356. Answer may be taken as read, supplementary please.

* 8356 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں مختلف جونیئر افسران / اہلکاروں کو شولڈر پروموشن دی جاتی ہے؟

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے آبکاری و محاصل): (الف) یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ میں کوئی ایسا قانون موجود نہیں ہے جس کے تحت کسی کو شولڈر پروموشن دی جائے۔ مزید یہ کہ افسران بالا کی طرف سے باقاعدہ حکم نامہ جاری کیا گیا ہے کہ کسی کو بھی شولڈر پروموشن نہیں دی جائے گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! یہ کوئسچن تو بہت Simple ہے اور انہوں نے مجھے جواب بھی دیا، اس کو میں Press کرانا نہیں چاہتا ہوں، انہوں نے جواب دے دیا، میں مطمئن ہوں جی۔

جناب سپیکر: اوکے، تھینک یو ویری مچ۔ محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ کوئسچن نمبر 8364۔

* 8364 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) گزشتہ ایک سال کے دوران منشیات کے کتنے سمگلروں کو قید و جرمانے کی سزائیں سنائی گئی ہیں؟
(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران منشیات سمگلروں سے جرمانوں کی مد میں کتنی رقوم وصول کی گئی ہیں، نیز ان کو دی گئی سزاؤں سمیت تفصیل فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے آبکاری و محاصل:): (الف) گزشتہ سال کے دوران محکمہ ایکسائز نے منشیات کے جتنے بھی سمگلر پکڑے اور مقدمات درج ہوئے وہ انسداد منشیات قانون 1997 کے تحت درج ہوئے۔ چونکہ گزشتہ سال محکمہ ایکسائز کے اپنے تھانہ جات اور تفتیشی یا قانونی چارہ جوئی نظام نہیں تھا، لہذا محکمہ ایکسائز نے تمام ملزمان بمعہ مال مقدمہ مزید تفتیش اور قانونی چارہ جوئی کے لئے محکمہ پولیس اور اے این ایف کے سپرد / حوالے کئے اس لئے ان مقدمات اور ملزمان کے متعلق فوری معلومات محکمہ ایکسائز کے پاس نہیں۔
(ب) جواب درج بالا۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ایک تو میرے ہر سوال کے ساتھ یہ ایک میں آپ کو فریاد کر رہی ہوں کہ میرے سوالات جو ہیں، ان کو جمع کئے ہوئے ایک سال گزر جاتا ہے، سال کے بعد جب جواب آتا ہے تو پچھلی دفعہ بھی اس محکمہ نے یہی جواب دیا تھا کہ یہ ہمارے ساتھ

Concerned نہیں ہے، اب ان کا جو جواب ہے، وہ آپ کے سامنے پڑا ہوا ہے سکرین کے اوپر، اس پہ لکھا گیا ہے کہ ہم نے جو سمگلر اور جو منشیات پکڑی تھیں تو وہ ہم نے پولیس کے حوالے کی ہیں، لہذا ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ میرا ایک تو اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا انہوں نے جو یہ پولیس کے حوالے کئے ہیں یا انہوں نے جس محکمے کے بھی حوالے کئے ہیں آیا انہوں نے یہ تھوک کے حساب سے ایسے ہی دے دیئے بغیر گنے، بغیر پتہ کئے بغیر ریکارڈ جمع کئے اور دوسرا جو میرا اس میں Main جو ضمنی سوال ہے کہ جو ایکسائز کا محکمہ یہ رونا رو رہا ہے کہ ہمارے پاس تھانے نہیں تھے اور گزشتہ سال ہمارا یہ مسئلہ تھا، یہ مسئلہ تھا تو کیا آیا اب ان کے وہ مسائل حل ہو گئے ہیں؟ آئندہ کے لئے یہ کیا ہمیں جواب دینے کے لئے اب اس پوزیشن میں ہیں کہ آئندہ جب ہم سوال پوچھیں گے تو یہ دے سکیں گے؟

Mr. Speaker: Minister for Excise and Taxation, please.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ کا مائیک کھولیں، سپلیمنٹری پلیز۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! جس طرح کوسچن میں Answer دیا ہے کہ اس سے پہلے ہمارا قانون نہیں تھا، آیا منسٹر صاحب یہ جواب دیں گے، جب اب قانون بنا ہے تو اب ان کی کیا کارکردگی، کتنا وہ قانون Implement ہوا ہے، کیا صوبے سے اے این ایف کا کردار ختم ہوا ہے، کیا ہم نے اپنی کورٹس بنائی ہیں، کیوں آج بھی ہمارے وکلاء احتجاج پہ ہیں اس قانون کی وجہ سے، تو کتنا اب ہم نے جو اپنا قانون بنایا ہے کتنا وہ ہم نے Implement کیا ہے کتنے ہم نے کورٹس بنائیں؟

Mr. Speaker: Ji, Ghazan Jamal Sahib! Respond, please.

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے آبکاری و محاصل): تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے کہا کہ انہوں نے جو انفارمیشن مانگی ہے وہ یہ مانگی ہے کہ ملزمان کی سزا کیا ہوئی ہے؟ وہ سزا کا ڈیٹا وغیرہ وہ ہمارے پاس نہیں ہوتا جو ہم نے اپنے پکڑے ہیں وغیرہ، جو ملزم پکڑے ہیں، جتنی ایف آئی آرز ہوئی ہیں Under the previous law، وہ ہمارے پاس ہیں لیکن اس کے آگے جو تحقیقات ہوئی ہیں، اس کی انفارمیشن یا پولیس یا پھر اے این ایف سے ملے گی۔ نیا لاء بنا ہے، نئے لاء کا انہوں نے بالکل صحیح پوچھا کہ اب ہمارا نئے پانچ ہمارے تھانے اپنے بن گئے، ہم اب ایف آئی آرز بھی اپنی کر رہے ہیں، 28 اگست کو ہم نے اپنی پہلی مطلب ایف آئی آر کی تھی، اس کے Onward ہماری Thirty two ہم نے ایف آئی آرز Overall کی ہوئی ہیں، ان کے جو کیسز ہیں وہ کورٹس میں ہیں، ان کا ابھی تک

Decision نہیں آیا۔ تو وہ اگر ان کی ڈیٹیل یا ان کی انفارمیشن ان کو جب چاہیئے، اس پہ یہ پوچھ لیں، وہ ڈیٹیل بھی ان کی دیں، مطلب دے دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حمیرا خاتون صاحبہ! وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے ایسا سسٹم نہیں تھا، یہ شروع سے چلا آ رہا ہے اور یہ پکڑتے تھے کیس اور پولیس کے حوالے کر رہے تھے۔ ابھی انہوں نے اپنے تھانے بنا لئے ہیں، ابھی کے لئے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جی، لیکن منسٹر صاحب، سپیکر صاحب! اس میں جو منسٹر صاحب پوچھ رہے ہیں نا، اس میں میں نے واضح طور پر یہ پوچھا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے دوران منشیات کے کتنے سمگلروں کو قید اور جرمانے کی سزائیں سنائی گئی ہیں؟ ان کا جو جواب آیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم نے جو جو سزائیں یا جو پکڑی گئی منشیات ہیں اور سمگلرز ہیں، ان کو ہم نے پولیس کے حوالے کر دیا، میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ اب انہوں نے آخر جب حوالے کیا تو کیا اس کا کوئی ریکارڈ رکھا گیا ہے محکمے کے اندر کہ نہیں؟ انہوں نے بس صرف پکڑنے کا اور دینے کا معاملہ کیا ہے، اس میں کیا وضاحت ہے ان کی؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے آبکاری و محاصل:</u> سر! اس کا آگے ریکارڈ رکھنا، اس کو پراسیس کرنا وہ سب کچھ پولیس کی Responsibility ہے، ہماری Responsibility وہاں پہ ختم ہو جاتی ہے Under the previous law، کرنٹ لاء کے اندر وہ ہماری Responsibility ہے اور اب ہم اس کو مطلب رکھ بھی رہے ہیں، اس ریکارڈ کو بھی رکھ رہے ہیں اور جس طرح میں نے کہا کہ 32 کیسز ہیں، ان کی جو سزا سنائی جائے گی وہ سارا ریکارڈ ہمارے پاس ہی ہو گا لیکن کورٹس میں ابھی تک وہ لوگ مطلب وہ کیس چل رہا ہے ابھی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر صاحب! یہ جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ پولیس کا کام ہے، وہ پولیس کا کام نہیں ہے، وہ بھی جو ریکارڈ ہے وہ کورٹ کا کام ہے لیکن اگر اے این ایف جو ہے، ابھی جب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا اب قانون بن چکا ہے اور قانون کی Implementation ہو رہی ہے تو پھر آپ کو جگہ جگہ پہ سڑکوں کے اوپر اے این ایف کیوں نظر آ رہی ہے، ان کا پھر کیا وہ ہے، Role ہے، ان کا کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے آبکاری ومحاصل: سر! میرے خیال سے اے این ایف کا جو Role ہے، میں یہاں پہ تھوڑا سا Briefly explain کر لوں گا، Under the new law اے این ایف ایئر پورٹس کے اوپر اور جو Federal facilities ہیں، مطلب Borders وغیرہ ہیں، اس کے اوپر اے این ایف کا Role ہے، اس سے اگر علیٰحدہ کوئی کوئسچن اے این ایف کے حوالے سے ہے یا ان کا جو نیا Role ہے، اس کے حوالے سے چاہتے ہیں تو وہ کوئسچن یہ پوچھ لیں، پھر ہم اس پہ نیاوہ کر کے ان کو ڈیٹیل میں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ کوئسچن نیا لے آئیں، ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 8395، ملک باچا صالح صاحب۔

* 8395 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات خود ایف ڈی سی کے ذریعے لکڑی مارکیٹ تک پہنچا کر فروخت کرتا ہے جس سے کافی آمدن حاصل ہوتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حاصل شدہ رقم کا خاطر خواہ حصہ ایف ڈی ایف کی مد میں کاٹا جاتا ہے جو کہ جنگلات کی ترقی میں استعمال ہوتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں میں کتنی رقوم کاٹی گئی ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ جہاں جہاں ایف ڈی ایف کی رقم خرچ ہوئی مقام اور جگہ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات) (جواب معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) 2014-15 تا 2018-19 کی آمدن رقوم کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

اپر دیر	32136771	ایبٹ آباد	24887374
دیر کوہستان	37620262	مانسہرہ	34145590
چترال	408056732	بٹگرام	30913910
سوات	1263420	تورغر	8228310

الپوری	45474595	لوئر کوہستان	210294183
ہری پور	550233800	اپر کوہستان	798557297

ملک بادشاہ صالح: ډیر ښه مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ ښنائی چې ملاکنډ ډویژن، هزاره ډویژن، مونږسره یو دهوکه په ملاکنډ ډویژن کښې روانه ده چې مونږ ته پته نشته، مونږنه پیسی ایف ډی ایف ورته وائی فارسټ ډیویلپمنټ فنډ، چې دیکښې اوس ما ته پته اولګیده د دې اوسه پورې مونږ ته معلومات نه وو چې مونږه، یو ځل خو مونږ ته وئیلی کیږی چې تاسو ټیکس فری ایریا یئی خو اوس چې زما د حلقې نه تیره کروړ روپئی دوئ اوس د ځنګلو په مد کښې وصول کړې دی چې یره دا به مونږ دغه کوؤ د ځنګلو د ترقئی د پاره، بل طرف ته بیا د اپر دیر نه علاوه درې کروړه روپئی اخستې شوې دی۔ سر، اوس چې زما په حلقه کښې بیا لګیدلې دی ایک کروړ 24 لاکھ روپئی، نو زه خو درخواست کوم منسټر صاحب که هر څوک وی چې دا مهربانی د اوکړی په دیکښې جهل مه کوئ، دا کمیټئی ته اولیږئ چې په دې باندې مونږ ځان پوهه کړو، دا زمونږ پیسې دی، مونږه ئې خو لوټ کړو دې خلقو، یو طرف ته په مختلف طریقو باندې ئې را ایسار کړی یو، په شګو باجرو کښې مو نه معاف کوی، د قومونو بې عزتی کوی او بل طرف ته چې ګورو زمونږ د ځنګلو سره دا وائی چې تیره کروړ روپئی دوئ دیر کوهستان نه جی دوئ ټیکس اخستے دے، د فارسټ ډیویلپمنټ فنډ په نوم باندې۔

Mr. Speaker: Who will respond? Ji, Kamran Bangash.

ملک بادشاہ صالح: دا به کمیټی ته، دا په دې مخالفت مه کوئ چې په دې باندې بحث اوشی۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

(مداخلت)

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): پہنچے گی تکلیف ان کو، ان کو پہنچاؤں گا میں تکلیف۔ آنریبل ممبر نے جو کوسچن پوچھا ہے، آنریبل ممبر نے جو کوسچن پوچھا ہے، ان کو بتایا گیا ہے کہ ایف ڈی ایف کی مد میں جو Deduction ہوئی ہے، ان کی تفصیل بھی ان کے سامنے ہے

اور جہاں جہاں پہ Expenditure ہوا ہے فارسٹ ڈیویلپمنٹ فنڈ، جو فارسٹ ڈیویلپمنٹ فنڈ کی مد میں جہاں جہاں پہ Expenditure ہوا ہے، وہ بھی بتایا ہوا ہے۔اب ان کا کوسچن یہ ہے کہ یہ ٹیکس کیسے کٹا ہے؟ ملاکنڈ ڈویژن، یہ کوئی قانون لازماً ہوگا اس کا، اس قانون کے تحت کاٹے ہوں گے، اگر پھر بھی ان کو کوئی Objection ہے تو We are here۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی باچا صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> اس طرح نہ کریں، یہ کمیٹی میں بھیج دیں، آپ دیکھ لیں گے کہ کہاں پہ ہمارے پیسے خرچ ہوئے ہیں؟ آپ نے اس میں تو شیرینگل تو لکھا ہے لیکن ایک کروڑ 24 لاکھ روپے اس نے لکھا ہے اس پہ، کاٹے گئے ہیں مجھ سے تیرہ کروڑ روپے میرے حلقے سے تو، اگر آپ اس کی بدنیتی سے کام مت لینا کہ یہ تو ڈیٹیل، اور سارے ڈسٹرکٹس کی ہے، شانگلہ سے ہے، کوہستان سے ہے، چترال سے ہے، لوئر دیر میں، اپر دیر سے ہے، سارے ایم پی ایز ایک ایک اس کو بٹھادیں اس کمیٹی میں اور اس پہ بحث کریں، اس میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے اس پہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب!

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> اور اس میں اس کو کیا تکلیف ہے؟

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، باچا صالح صاحب بڑے Decent اور Humble انسان ہیں، اور ہے بھی، شریف انسان ہے، وہ آوازیں نہیں کستے کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسمبلی کا فلور ہے، یہاں پہ Decency قائم ہونی چاہیئے اور سننے کی ہمت ہونی چاہیئے کم از کم ہم سیاستدانوں کو، تو وہ کہہ رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ Agree ہیں، بے شک یہ کمیٹی میں چلی جائے یہ چیز، آپ کے ساتھ ہم Agree ہیں اس بات پر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question No. 8395 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Question No. 8395 is referred to the concerned Committee. Mohtarama Naeema Kishwar Sahiba, Question No. 8398.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 8398۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں نعیمہ کشور صاحبہ کا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کوئسچن نمبر 8398۔

جناب سپیکر: جی۔

* 8398 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے گبین جبہ ضلع سوات میں ایک بہترین سیاحتی مقام بتعاون یونائیٹڈ نیشن ڈیویلپمنٹ پروگرام UNDP کی مدد سے بنایا ہے، حکومت مذکورہ سیاحتی مقام پر جنگلات کو بچانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؛

(ب) گبین جبہ کے جنگلات میں بڑے پیمانے پر درختوں کو آگ لگا کر اور دوسرے طریقوں سے کاٹنے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات) (جواب وزیر محنت وثقافت نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت گبین جبہ ضلع سوات میں ایک بہترین سیاحتی مقام بتعاون یونائیٹڈ نیشن ڈیویلپمنٹ پروگرام UNDP کی مدد سے بنا رہا ہے۔ گبین جبہ میں محکمہ فارسٹ کے اہلکاران باقاعدہ طور پر ڈیوٹی کرتے ہیں اور جنگلات کی حفاظت کے لئے دن رات اپنی ڈیوٹی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ غیر قانونی کٹائی پر باقاعدہ Damage report چاک کرتے ہیں، Prosecution cases اے سی مٹہ کو ارسال کرتے ہیں اور قانونی طور پر جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ پچھلے ایک سال میں مٹہ سب ڈویژن نے غیر قانونی کٹائی کے خلاف گبین جبہ بلاک میں 34 Prosecution cases اور سات Compensation cases کئے ہیں۔

(ب) ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے، اگر ایسا کوئی واقعہ ہو جائے تو محکمہ جنگلات ان لوگوں کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کرتا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، میرا اس میں سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے، میں اس کو Appreciate کرتی ہوں کہ ایک اچھا پراجیکٹ ہے جو گورنمنٹ نے ادھر گبین جبہ میں کھولا ہے اور ایک اچھا Spot ہے ہمارے صوبے کی سیاحت کے لئے اور ہماری اس گورنمنٹ کا زور بھی سیاحت پہ ہے اور ایک درختوں پہ ہے، تو میں نے یہ کوئسچن اس لئے، میں خود اس کو وزٹ کر چکی ہوں اور تقریباً 45 منٹ

اس کا Track ہے، میں اس پہ گئی ہوں تو میں نے خود دیکھے ہیں کہ درختوں کو کاٹتے نہیں ہیں، درختوں کو جلاتے ہیں نیچے سے، اندر سے جلاتے ہیں تو پھر وہ خود بخود گر جاتے ہیں اور ظاہر ہے اس سے ہمارے جنگلات کو نقصان پہنچتا ہے تو اس وجہ سے میں نے یہ کوئسچن جمع کیا کہ بہت زبردست جگہ ہے، بہت خوبصورت جگہ ہے ہمارے صوبے کا، تو میرے خیال میں اس کو بچانا چاہیئے اور اب اس گورنمنٹ کا زور بھی اگر درخت اگانے پہ ہے تو میرے خیال میں درخت کو ہمیں بچانا بھی چاہیئے کیونکہ Climate change کا ایک بہت بڑا ہمیں سامنا ہے اور ہمیں جنگلات کو بچانا ہے تو یہ کوئسچن میں نے اس وجہ سے جمع کیا ہے، اور میرے پاس وہ ساری تصاویر ہیں جو درختوں کو جڑوں سے اور اندر سے جلایا گیا ہے اور جب ظاہر ہے نیچے سے اس کو جلادیا جاتا ہے تو پھر درخت خود بخود گر جاتے ہیں۔ تو میرا خیال ہے، میری ریکویسٹ ہو گی کہ یا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں یا گورنمنٹ خود اس کو روکنے کے لئے بھی اقدامات کرے، اگر بلین ٹری پہ اتنا پیسہ ہم خرچ کریں تو جو اتنے ہمارے بڑے درخت اور جنگلات ہیں اس کو بچانے کے لئے بھی اقدامات ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش، شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ سر، یہ جو انہوں نے گبین جبہ کا ذکر کیا، شکر الحمد للہ ملاکنڈ ڈویژن، ہزارہ ڈویژن میں ٹورازم کو کافی اہمیت بھی مل رہی ہے اور اس کے حوالے سے نئے Spots جو ہیں وہ ڈیویلپ ہو رہے ہیں، تو یہ جو گبین جبہ ہے، یہ UNDP کے تعاون سے ہوا ہے، بہت خوبصورت نیچرل بھی ہے لیکن اس پر کافی کام بھی ہوا ہے۔ جو انہوں نے سپیشل بات کی کٹائی کی اور اس کی، تو اس کے لئے پراسیس، ایک باقاعدہ وہاں پہ محکمہ جنگلات کا ایک عملہ موجود ہے، پورا ایک طریقہ کار موجود ہوتا ہے، غیر قانونی کٹائی کا آپ کو پتہ ہے جرمانے اتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ لوگ خوفزدہ ہیں، اپنے گھر کے لئے لکڑی کی کاٹ سکتا ہے، ہمارے پاس آتے ہیں کہ جی ہمیں گھر جلایا یا گھر گر گیا اور خدا کے لئے گھر کے لئے ایک لکڑی کی اجازت دیں، تو اتنی سختی ہے اور اس پہ باقاعدہ ایک کافی جرمانہ بھی ہو رہا ہے۔ جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے کہ جی آگ لگ جاتی ہے سر، اس طرح کا کوئی واقعہ وہاں ہوا نہیں ہے، سچ میں اگر کوئی واقعہ ہوا ہے تو بتادیں کیونکہ محکمہ کی جو رپورٹ ہے، اس میں ایسی کوئی بات ہوئی نہیں ہے، آج تک کہ جہاں آگ لگی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے لکڑی کی کٹائی کی ہے ایسی کوئی

بات نہیں ہے، بڑی سختی ہو رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جنگلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور Gabeen Jaba is one of the best spots بن رہا ہے ٹورازم کے حساب سے جی۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، جی ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: سر، اس میں جو انہوں نے بات کی ہے جو جلانے والی، تو شوکت صاحب کو شاید معلوم ہو کہ جو بلین سونامی پہ یہاں کمیٹی بھی بنائی گئی تھی جو کہ بغیر کسی رپورٹ کے وہ ختم ہوئی۔ اس میں سر، Daily ہمیں ہر ڈسٹرکٹ سے یہی Complaints آتی تھیں کہ وہاں پہ درخت جلائے جاتے ہیں اور یہ کسی ایک ضلع کی بات نہیں ہے، میجارٹی لوگ ہمیں جو لوکل لوگ ہیں، جو رہائشی ہیں، وہ ہمیں یہ Complaint کرتے ہیں تو اس کو سریس لینا چاہیئے اور یہ بہت ضروری ہے سر۔

جناب سپیکر: جی میڈم تھینک یو۔ شوکت صاحب!

وزیر محنت وثقافت: جی سر، میں نے کہا انہوں نے جو بات کی ہے نا، صرف صوبے کی یہ بالکل ہوتا رہا ہے ماضی میں اور یہی وجہ تھی کہ ہمارے جنگلات جو ہیں وہ کٹتے بھی رہے ہیں اور بکتے بھی رہے، بازاروں میں سب کو نظر آتا رہا۔ آج اللہ کے فضل سے میں ان کو یقین سے کہتا ہوں کہ اگر یہ کسی وہاں پہ، یہاں پہ ہمارے وہاں کے ایم پی ایز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو روزانہ یہ شکایتیں موصول ہوئیں کہ جی گھر گرا ہے اس کے لئے لکڑی چاہیئے، دروازہ بنانا ہے دروازے کے لئے لکڑی چاہیئے، بڑی مشکل ہے، اتنی سختی ہو رہی ہے کہ ایک ایک بندے کو جب پتہ چل جائے کہ اس نے لکڑی کاٹی ہے، مدد کی ہے، پانچ لاکھ جرمانہ ہے، غریب لوگ ہیں وہ کہاں سے پانچ لاکھ دے سکتے ہیں، بڑے اپنے آپ کو بچا کے رکھ رہے ہیں تو میرے خیال سے اب جتنا تحفظ اس وقت جنگلات کا اس موجودہ دور میں ہو رہا ہے اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اور میں اگر آپ کو کوئی بھی ایسا کوئی واقعہ ہے تو آپ بتادیں ہم اس پر ایکشن لیں گے، کوئی اس پہ Zero tolerance ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، لمبی بحث ہے، اگر ہم اس پہ کریں کہ کیوں جلائے اور یہ بالکل میں Agree کرتی ہوں کیونکہ وہ ان لوگوں کی ضروریات بھی ہیں، پھر ہم نے ان لوگوں کو ایندھن بھی فراہم کرنا ہے، گیس بھی فراہم کرنی ہے، تب اس چیزوں کو روکا جا سکتا ہے لیکن یہ چیزیں ہو رہی ہیں، اس سے بھی انکار نہیں ہے، میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آگ لگی ہے، ایک ایک درخت کو نیچے سے آگ لگا کے پہلے اس کو

کھو کھلا کیا جاتا ہے پھر اس کو کاٹا جاتا ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، میں نے کہا میرے پاس سارا ریکارڈ بھی ہے، میں تو ریکویسٹ کروں گی کہ اس کو کمیٹی کو بھیجیں اگر گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہم خود اس کو روکنے کے اقدامات کر رہے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہم اقدامات کر رہے ہیں۔ تھینک یو۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! یہ جو فارسٹ کو بچانے کا ایک (مداخلت) یو منټ جی، زه جواب ورکړم بیا-----

Mr. Speaker: Leave applications-----

وزیر محنت وثقافت: میں یہ جو عرض کر رہا ہوں کہ محکمہ فارسٹ نے یہ تھری، تھری ڈی کے فارمولے پہ چل رہا ہے، Disease، Dry اور ایک ہے Dead، یہ تین قسم کی جو لکڑیاں ہیں اس کے لئے اپنا ایک طریقہ کار بنا ہوا ہے اور اس طریقہ کار کے مطابق ہی لکڑی اٹھائی جا سکتی ہے، کاٹی جا سکتی ہے، اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. 'Leave applications': Janab Faisal Amin Gandapur Sahib-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دے دیتا ہوں، جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس نکتے پر موقع دیا۔ میں سر، آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری اس ایک ہی Sitting پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، وہ آپ کو بھی پتہ ہے اور ہمیں بھی پتہ ہے اور آپ نے ایک تو یہ بلایا بھی ہے، Summon کیا ہے اسمبلی کو تو ہمارا جو Main business ہے، اس کتاب کے مطابق، قانون کے مطابق ہمارے کوئسچنز ہیں، ایڈجرنمنٹ موشنز ہیں، کال اٹینشنز ہیں، لیجسلیشن ہے Etc، پھر آپ کی مطلب ہے اجازت سے جو ہم کرتے ہیں۔ سر، یہ ایک میں عرض کرتا ہوں، اب کورونا تو ٹھیک ہے دوبارہ مطلب ہے سر اٹھا رہا ہے یا جو بھی ہے، کوئسچنز بہت کم ہیں، آٹھ کوئسچنز ہیں، میرے پانچ سو کوئسچنز پینڈنگ ہیں پانچ سو، تو ان کے ایک ہزار ہیں، تو یہ ایک کوئسچن ایسا ہے کہ ہم مطلب Public representation بھی کر سکتے ہیں، ہم ان لوگوں کا احتساب بھی کرتے ہیں، ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ کہاں پر مطلب Deficiency ہو رہی ہے، کس ڈیپارٹمنٹ میں کام نہیں ہو رہا ہے؟ تو ایک تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کو ذرا زیادہ کر لیں اور جس

طرح آپ اگر Previous Assembly کو دیکھیں، آپ کے اپنے جو اوائل میں تھے پچیس چوبیس کونسیجنز، دوسرا سر، میں نے چار مہینے پہلے ایڈجرنمنٹ موشن فائل کی ہے، وہ ایڈمٹ بھی ہوئی ہے، نوٹس بھی ہے، یہ نوٹس یہ 08-25 کو میں نے جمع کیا تھا 17 کو، اور That is very important، لاسٹ سیشن میں ان کو نہیں لیا گیا ہے، اب بھی اس ایجنڈے پر، اس کا مطلب یہ ہے کہ One of the most important business ہم Kill کر رہے ہیں، تو یہ میں گزارش کروں گا کہ آپ سیکرٹریٹ کو ڈائریکشن دے دیں کہ جب بزنس موجود ہو تو اس کو کرنا چاہیئے خواہ ایک ہو، دو ہو لیکن اگر ایک بزنس نہ ہو تو پھر اگر نہ ہو، ٹھیک ہے ایجنڈے پر نہ آ جائے لیکن اگر بزنس کسی ایم پی اے کا ہو تو وہ لانا چاہیئے تاکہ اس پہ، کیونکہ یہ بہت Important ہے۔ اس طرح سر، میرے کال اٹینشنز ہیں وہ مطلب ہے سب سے سینیئر ہے، سب سے میں نے پہلے دیئے ہیں لیکن ابھی وہ نہیں آ رہے، جب میں ان کے ساتھ Comparison کرتا ہوں جو آپ کال اٹینشن، تو یہ مجھ سے بعد میں دیئے گئے ہیں، تو یہ بھی سر، ایک Important issue بھی ہے اور اس طرح سر، آپ کو معلوم ہے کہ ایک بہت Important issue Discrimination ہم نے یہاں اٹھایا تھا، آپ نے اس پر رولنگ دی تھی، ختم نبوت والا جو ہماری اسلامیات کورس کے حق میں جو انہوں نے کیا تھا، پھر آپ نے مہربانی کر کے Directly committee بنا دی اور پھر کمیٹی کا چیئرمین وہ ہمارے اکبر ایوب صاحب تھے At that time he was the Minister of Elementary & Secondary لیکن جب انہوں نے میٹنگ بھی بلائی تو At the eleventh hour انہوں نے کہا کہ میں Busy ہوں اور اس میٹنگ کو آپ Adjourn کریں، ہم نے Adjourn کی، یہ سارے ممبرز بھی آئے تھے، اب چونکہ وزیر بھی تبدیل ہو گیا ہے، شہرام ترکئی صاحب کو یہ Responsibility ملی ہے تو مہربانی کر کے ایک تو آپ نے اس کی، Thirty days لگے ہیں تو اس میں Time extend کر لیں، دوسری بات یہ ہے کہ آپ منسٹر 'کنسرنڈ' کو ہدایت دیں کیونکہ یہ بہت ہی Important issue ہے، Very sensible issue ہے اور اس میں بات کر لی جائے، اس کو ویسے نہیں چھوڑنا چاہیئے کیونکہ آپ کی رولنگ کی عزت ہے اس میں کیونکہ آپ نے رولنگ دی تھی کہ ہم بتا دیں ریکارڈ، تو اس پر یہ دو تین باتیں کرنی تھیں جو کر لیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: اس میں ہم Thirty days مزید Extend کر دیتے ہیں اور شہرام ترکئی صاحب اب اس کے نئے چیئرمین ہوں گے اس کمیٹی کے اور Within thirty days یہ Answer لے کے آجائیں۔ میں دیتا ہوں سارے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر، تھوڑا سا یہ میں کرلوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب ایم پی اے، For two days، آج اور کل کے لئے، جناب ڈاکٹر امجد علی صاحب، آج کے لئے؛ جناب محب اللہ وزیر صاحب آج کے لئے؛ جناب محمد ظہور صاحب، آج کے لئے؛ جناب منور خان صاحب، For four days 26 to 29؛ سلطان محمد خان صاحب، آج کے لئے؛ عبدالکریم صاحب آج کے لئے؛ سردار حسین بابک صاحب، آج کے لئے؛ نذیر احمد عباسی صاحب، آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج کے لئے؛ حاجی انور حیات صاحب، آج کے لئے؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین، آج کے لئے؛ محترمہ بصیرت خان صاحبہ، آج کے لئے؛ جناب عارف احمد زئی صاحب، آج کے لئے؛ ہشام انعام اللہ، آج کے لئے؛ عاقب اللہ خان صاحب، آج کے لئے؛ اشتیاق ارمڑ صاحب، آج کے لئے؛ لائق محمد خان صاحب آج کے لئے؛ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، آج کے لئے؛ مولانا عبید الرحمان صاحب، آج کے لئے؛ محمود احمد بیٹنی صاحب، آج کے لئے؛ سردار رنجیت سنگھ صاحب، آج کے لئے؛ سید اقبال میاں صاحب آج کے لئے؛ جناب اقبال وزیر صاحب، آج کے لئے؛ Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! آپ اجازت دیں تو-----

جناب سپیکر: دیتا ہوں میں ٹائم۔ تھوڑا سا یہ کرلیں۔ پریویلج موشنز ہیں، ممبران کے پریویلج موشن ہیں، اس میں سارا کام کرتے ہیں جب تک آپ نہیں تھکیں گے میں نہیں تھکتا۔

جناب عنایت اللہ: سر! ایک دو منٹ، بہت ہی ضروری بات کرنی ہے گستاخانہ-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: سر! میں نگہت بی بی کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اور ہم نے اپنے درمیان مشورہ کیا۔ یہ جو فرانس کے اندر سرکاری بلڈنگ کے اوپر اور Emmanuel Macron، ان کے پریذیڈنٹ کی طرف سے-----

جناب سپیکر: اس کے اوپر ریزولیوشن تیار ہے۔

جناب عنایت اللہ: ریزولیوشن ہم بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر اس پہ میں آپ کو تقریر کا موقع بھی دوں گا جو بھی بات کریں کر لیں اس کے اوپر۔ (ماخلت) نہیں وہ، اس پہ نعیمہ کشور صاحبہ کا بھی دستخط ہے، ان کا بھی ہے وہ لے آتے ہیں پھر اس پہ آپ گفتگو کر لیں۔ (مداخلت) ابھی نہیں نا، ایک بار کریں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی! ماحول کو خراب نہ کریں، دیکھیں آپ کو پتہ تھا یہ ریزولیوشن آئی ہے اور آپ نے ابھی بیچ میں سے راستہ نکال لیا ہے۔ This is no way, let the resolution come then you all can speak یہ ایشو ایسا ہے کہ اس پہ سارے پارلیمانی لیڈر بات کریں۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Fazal Elahi, MPA to please move his privilege motion No. 96 in the House. Fazal Elahi Sahib, (Not here, absent). Mian Nisar Gul, MPA to please move his privilege motion No. 100 in the House.

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں تین دفعہ اسمبلی میں بیٹھا ہوں لیکن میرا یہ پہلا پریویلج موشن ہے۔ میں باعث مجبوری اس کو اس لئے جمع کر رہا ہوں کہ ہم پبلک نمائندے ہیں۔ 7 اکتوبر بروز بدھ ایک سیکیورٹی گارڈ کے تبادلے کے لئے میں چیف پیسکو پشاور کے دفتر گیا جہاں سے ڈائریکٹر سیکیورٹی کے کمرے تک پہنچانے کے لئے میرے ساتھ ایک بندہ روانہ کیا گیا، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جب میں ان کے دفتر میں داخل ہوا تو پہلے تو پانچ چھ منٹ ڈائریکٹر سیکیورٹی مقصود علی کسی سے اردو میں بات کر رہے تھے جب انہوں نے Call بند کی تو علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے کلام کرنے کے لئے پوچھا کیونکہ اردو میں بات کر رہا تھا کہ آپ پشتو یا Urdu speaking، انہوں نے انتہائی کرختگی سے جواب دیا کہ اردو، پشتو، انگریزی کو چھوڑو کام بتاؤ۔ میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں، تو انہوں نے انتہائی ناگواری سے مجھے کہا کہ آپ پارلیمنٹرین لوگ ہمارے کاموں میں مداخلت کیوں کرتے ہیں؟ کیا آپ لوگوں کا یہی کام رہ گیا ہے؟ جناب سپیکر! میں دو منٹ اس پہ بات کروں گا اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اس کو پورا پڑھ لیں نا، پورا پڑھیں پھر بات کریں، اس کو پورا پڑھ لیں ایک دفعہ، پورا نہیں پڑھا آپ نے۔

میاں نثار گل: میں نے جواب دیا کہ ہمیں لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہے اور ہم یہ کرتے رہیں گے کہ کاموں کے سلسلے میں آئیں گے۔ اگر آپ کا یہی رویہ رہا تو میرے پاس آپ کے خلاف تحریک استحقاق جمع کرنے کا اختیار ہے، انہوں نے کہا کہ آپ بے شک جمع کر لیں۔ ڈائریکٹر سیکیورٹی پیسکو پشاور مقصود علی کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا۔ لہذا اس کو استحاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جناب سپیکر! میں جب بھی اسی طرح دفتر میں جاتا ہوں، میری عمر چھیاسٹھ سال ہے، بڑے آرام سے اور بڑے طریقے سے میں یہ کہتا ہوں کہ میں فلاناں فلاناں ہوں۔ بڑی عزت سے اللہ ہر کسی کو خوش رکھے میرا احترام بھی کرتے ہیں جو کام ہو یا نہ ہو وہ بھی کرواتے ہیں۔ چونکہ یہ میری تیسری دفعہ ہے کہ میں اسمبلی ممبر ہوں۔ چیف پیسکو کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب بھی ہم ان کے پاس جاتے ہیں کافی ممبران کی وہ عزت بھی کرتے ہیں اور طریقے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار گل صاحب! آپ کا پریویلج آگیا ہے، بڑا کلیئر ہے کام بہت زیادہ ہے پھر اور ممبر کو ٹائم نہیں ملتا، اس کو بس میں پوچھتا ہوں اور پریویلج کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں تاکہ پریویلج میں آ یا یہ شخص نے آپ کے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔

میاں نثار گل: سر! ایک منٹ، جناب سپیکر! ہم کام کے پیچھے جائیں گے کیونکہ لوگوں نے ہمیں مینڈیٹ دیا ہے کام ہو یا نہ ہو لیکن یہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جانا ہے دفتروں میں، ایم پی ایز جائیں گے آفسز میں۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: وہ کہیں کہ آپ پارلیمنٹرین کا یہ کام رہ گیا ہے۔ میری صرف یہ بات تھی باقی آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں یا نہ کریں لیکن ایم پی اے کا استحقاق جگہ جگہ پہ مجروح ہو رہا ہے اور یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر! میاں صاحب بڑے سینیئر پارلیمنٹرین ہیں اور ان کے ساتھ اگر اس طرح کا کوئی سلوک ہوتا ہے۔ میں تو پہلے سے بھی کہتا رہا ہو کہ یہ جو ممبران اسمبلی ہیں، ان کا ایک احترام ہونا چاہیئے اور دیا بھی جاتا ہے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر

اس طرح کے حالات پیدا کرتے ہیں۔ میرے خیال سے کمیٹی میں چلا جائے اور بالکل پوچھنا چاہیئے جو بھی اس طرح کی حرکت کرے گا کیونکہ چیف ایگزیکیٹو خود بہت اچھا آدمی ہے، میں خود بھی دو تین دفعہ ان سے ملاقات کر چکا ہوں لیکن اگر نیچے کوئی بندہ ایسی حرکت کر رہا ہے اور اس کی وجہ سے ان کا استحقاق مجروح ہو رہا تو میرے خیال سے کمیٹی میں چلا جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 100, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Privilege motion No. 100 is referred to the Privilege Committee. Mr. Salahuddin, MPA to please move his privilege motion No. 101 in the House. Mr. Salahuddin.

Mr. Salahuddin: Thank you. Mr. Speaker Sir, I beg to move, I hereby submit the following motion of privilege against the Principal of Edwards College for his disrespectful conduct.

On 12th of October, 2020, the undersigned visited Edwards College Peshawar at 12:00 noon to meet the Principal to bring into his notice a few public important issues of the students i.e. irregularities made by the College Administration in 1st year admissions bypassing merit and shifting of certain students of 2nd shift to morning shift violating merit, discouraging deserving students and encouraging favoritism, like and dislike.

The staff at reception kept me waiting for long but at the end the Principal refused to meet me. I would rather stress on this “towards the end the Principal refused to meet me”. Is this refusal is tantamount to disrespectful conduct within the meaning of Privileges Act.

Therefore, my privilege motion may be admitted and sent to the Judicial Committee for awarding punishment.

Mr. Speaker: Please correct this, sent to the Privilege Committee.

Mr. Salahuddin: To the Privilege Committee.

Mr. Speaker: Instead of Judicial, Privilege Committee.

Mr. Salahuddin: Okay.

Mr. Speaker: So that Privilege Committee can send it to the Judicial Committee.

Mr. Salahuddin: Absolutely fine, Sir.
Mr. Speaker: Correct. Yes, ji Minister Sahib, Mr. Kamran Bangash Sahib.
Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Sir, the honourable MPA submitted the privilege motion obviously against the Edwards College but the response from the Principal is very much convincing and I hope that he will accept it. He has sent a letter to the Section Officer (Assembly) with the subject "Apology over the incident" which caused inconvenience to the worthy MPA, Mr. Salahuddin. I will just read the first paragraph which will definitely convince him and he will withdraw his privilege motion.

"Dear Sir, the Principal Edwards College sincerely and with great humility tenders an unconditional apology for any inconvenience caused to the worthy Member-Incharge, Salahuddin Mohmand Sahib".

So, he has written a complete letter wherein he mentioned the reason why he was not very well informed of his arrival and he was not taken into proper agreement with his visit. So, I would request him, he can have this letter from my side and obviously from my Department. I feel it very embracing but Edwards College is one of the Historic Institutions and I request him to withdraw his privilege motion because he has already tendered an apology.
Mr. Speaker: Ji, Salahuddin Sahib.
Mr. Salahuddin: Thank you. Mr. Speaker Sir, well, I myself had been an Edwardian, I had studied in that College and it was not the case at that time but this time, as I mentioned the second time that "towards the end the Principal refused to meet me", so, my humble submission would be, I am not so indifferent to turndown an unconditional apology, I am not indifferent, I am very down to earth person but this is tantamount to disrespectful conduct and my submission rather my assertion would be that this may be deferred to a later date, in the mean time if the person in question, if the Principal makes an efforts, if he bothers ever, if he bothers, so makes attempt to contact with me, then I would withdraw at that time, but for the moment, on the request of honourable Minister, I would rather request that this be deferred to a later date, please.

سر! اگر یہ ایک Later date تک اس کو ڈیفر کر دیا جائے اور اس دوران اگر پرنسپل صاحب مناسب سمجھیں، And if he is humble enough to contact me because I had taken an issue there, I wanted a resolution for the issue, the outstanding issue, because it will still remain then and there, so, if he makes the effort then we would do it, or withdraw. I think that Kamran Khan will agree with me.

<u>جناب سپیکر:</u> جی کامران صاحب، تو اس Sitting میں اس کو ہم ڈیفر کر دیتے ہیں اور Let's see کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر! اگر آنریبل ایم پی اے صاحب کہتے ہیں کہ وہ ان کو Call کریں Which is not a big deal, Insha Allah he will call him but انہوں نے In writing already اپنی Apology بھیجی ہوئی ہے So it's up to him اگر وہ اس کو Withdraw کرنا چاہتے ہیں یا وہ Call تک انتظار کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ کہتے ہیں میں Wait کروں گا۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم:</u> ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، اس کو ہم ڈیفر کرتے ہیں۔

Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 103, in the House.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ اس معزز ایوان میں آپ کے توسط سے اپنے استحقاق کی یہ تحریک تحصیل میونسپل آفیسر تحصیل کبل سوات کے خلاف پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ ہمارے موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اسمبلی کے فلور پر برملا اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج سے ہر منتخب ممبر اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہے لیکن ریکارڈ کی درستگی کے لئے میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں منتخب ممبران اسمبلی کے لئے عزت و احترام کے دو پیمانے ہیں، ایک پیمانہ حکومتی پارٹی کے ممبران کا ہے اور دوسرا پیمانہ اپوزیشن کے ممبران کا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے اسی ایوان میں پچھلے مہینے ایک تحریک استحقاق لوکل گورنمنٹ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ضلع سوات کے خلاف پیش کی تھی جو کہ ہاؤس نے متعلقہ کمیٹی کو ریفر کی اور معزز ڈپٹی سپیکر صاحب اور اس وقت ہمارے کامران بنگش صاحب بھی ایڈوائزر تھے لوکل گورنمنٹ کے،

چیئرمین مجلس قائمہ کمیٹی نمبر ایک کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے معاملے کو خوش اسلوبی سے حل کیا اور متعلقہ آفیسر نے تحریری معافی مانگ لی، یہ تمام حقائق ریکارڈ پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! ٹی ایم او کبل میرے ساتھ انتہائی غلط بیانی سے کام لیتا ہے، مجھ سے حقائق چھپاتا ہے، ایک دن ایک جواز پیش کرتا ہے دوسرے دن کوئی اور جواز پیش کرتا ہے، اخبارات میں اشتہارات دینے کے بعد کہتا ہے کہ یہ پراجیکٹس ہم UDC Plan سے لیتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ مجھ پر اوپر سے پریشر ہے وغیرہ وغیرہ۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ اور یہ ہاؤس اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ میرے حلقہ نیابت میں مجھے بھی قانون کے مطابق ایسی ہی عزت اور احترام ملنا چاہیئے جو کہ میرے ضلع میں حکومتی پارٹی کے دوسرے ممبران کو بھی مل رہا ہے تو پھر ٹی ایم اے کے اس سارے عمل کو روک دیا جائے، میری اس تحریک کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور متعلقہ آفیسر اور اس کے تمام عملے کو کمیٹی میں بلا کر ان کے خلاف تادیبی کارروائی کے لئے سفارشات حکومت کو بھیجی جائیں اور انصاف کے نام پر قائم موجودہ حکومت عزت اور احترام کے مختلف پیمانوں پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں تو پھر ہم اس دن کا انتظار کرکے جناب سپیکر کہ عوام گلی کوچوں میں آپس میں مشت وگریباں ہوں گے اور بالآخر لوگوں کا اس نظام پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور ملک افراتفری کا شکار ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب چلے گئے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت):</u> یہ جب ہم چھوٹے تھے نا، تو کسی کو بات کرتے "کہ دا خبرہ داسې دہ یعنی خدائے بہ دې داسې کړي" تو آخر میں انہوں نے جو تین لائنیں لکھی ہیں تو وہ آپ ذرا پڑھیں تو، لیکن میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ جہاں تک عزت دینے کی بات ہے اس پر تو کوئی Compromise نہیں، پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں، چاہے وہ ہمارے ممبران ہوں، چاہے اس سائڈ کے، اس پہ کوئی Compromise نہیں ہوگا، آپ کی کوئی عزت نہیں کرے گا وہ اس کرسی پہ نہیں ہوگا، یہ تو Simple سی بات ہے لیکن بات یہ ہے کہ ابھی چونکہ ہے بھی نہیں ہمارے منسٹر صاحب، ان کی میٹنگ تھی وہ میٹنگ میں چلے گئے اور دوسرا یہ کہ وہاں پہ تقریباً کوئی سات آٹھ ایم پی ایز ہیں پورے ڈسٹرکٹ کے، تو میں اس وقت یہ Commitment نہیں کر سکتا کہ ان کو ہٹانا لیکن یہ ضرور ہوگا کہ منسٹر صاحب کے نوٹس میں لاتے ہوئے کہ ان کی عزت کا خیال ضرور ہوگا، اس میں کوئی وہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ

جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں تو بالکل اس کے خلاف ایکشن ہو گا، اور اگر اس کی کوئی مجبوری ہے، تو منسٹر صاحب آ جائے گا، مجبوری بتادیں گے آپ کو ان شاء اللہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی وقار احمد خان۔

جناب وقار احمد خان: یہ کیبنٹ کی Collectively responsibility ہے اور یہ تحریک استحقاق ہے سر، میں تو کوئی اور چیز پیش نہیں کر رہا، ان سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور ان کو بلایا جائے جس طرح ہماری ایک اور تحریک لوکل گورنمنٹ کے اے ڈی کے خلاف آئی اور وہ بھی خوش اسلوبی سے حل ہوئی تھی تو میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو، ان سے میری بات بھی ہوئی تھی منسٹر صاحب سے، انہوں نے کہا کہ میں بھیج دوں گا، تو میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں اگر اس میں کوئی ایسے الفاظ آئے ہیں جس سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معافی چاہتا ہوں لیکن بات جو ہے نا یہ دو پیمانوں کی ہے سر۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: دل آزاری نہیں ہوئی سر، مجھے تو بڑا مزا آیا ان کے اس سے، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ دیکھیں اگر کوئی آپ سے مسلسل، اگر وہ آپ سے بد تمیزی کر رہا ہے یا کوئی اس طرح ہے کہ آپ کو بالکل Ignore کر رہا ہے تو پھر تو اس کے خلاف ایکشن ہو گا، میں نے کہہ دیا، صرف میں معلومات لے لوں کہ آخر یہ اس طرح کون سا ٹی ایم او ہے جو ایک ممبر صوبائی اسمبلی کو دھوکہ بھی دے رہا ہے، وہ اس کو باتیں بھی سنا رہا ہے، ایسا کون سا ٹی ایم او ہو سکتا ہے، میں ذرا یہ معلومات لینا چاہتا ہوں، باقی ان شاء اللہ آپ کی عزت ہو گی ہر صورت میں، یہ تو میں نے Commitment کر لی، آپ کی عزت نہیں ہو گی تو پھر میں نے آپ سے کہا کہ وہ نہیں ہو گا اس سیٹ پر، یہ تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا باقی ان شاء اللہ بندوبست ہو جائے گا آپ فکر نہ کریں۔ میں تمام لوگوں کی عزت کرتا ہوں، میں اس پر کوئی Compromise نہیں کر سکتا، آپ کو پتہ ہے۔

جناب سپیکر: جی وقار خان! جب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں تو اب میرے خیال میں، اب ٹھیک ہو گا ان شاء اللہ۔

جناب وقار احمد خان: تو ڈیفر ہو جائے گا اس وقت تک یہ۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں ڈیفر کر دیں اس کو۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: اس کو پھر ڈیفر کر دیں کیونکہ سر، ادھر تو یہ بات نہیں چلے گی نا، سر، ٹی ایم او صاحب ہمارے ہیں، ہمارے لئے معزز ہیں لیکن وہ ابھی تک ایک ہی گورنمنٹ پراجیکٹ میں نہ کوئی رابطہ، میں نہیں کرتا، میں نہیں چاہتا لیکن۔۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: دیکھیں، میں آپ کو عرض کروں، میں نے آج تک کوئی بھی ایسی پریویلج موشن ہو، یا کوئی بھی ہو، اگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے تو میں نے کبھی بخیلی کا مظاہرہ نہیں کیا، میں کہتا ہوں جانا چاہیئے لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں یہ جو آفیسرز بیٹھے ہوتے ہیں نا، میں نہیں چاہتا کہ اگر کوئی آفیسر کو بلاوجہ، یا ایسی کوئی وجہ ہو، ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو، میں پہلے معلومات لے لوں ضرور، میں نے آپ سے Commitment کی ہے کہ اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے تو اس کے خلاف ایکشن ہو گا لیکن آپ تھوڑا سا ٹائم تو دے دیں نا، میں معلومات لے لوں، ویسے اگر آپ پریشرائز کریں گے، ویسے پریشرائز کریں گے آفیسرز کو، تو میرے خیال سے وہ زیادہ بہتر نہیں ہو گا، آپ تھوڑا سا ٹائم دے دیں، ان شاء اللہ آپ کا جو مقصد ہے وہ پورا کریں گے۔

Mr. Speaker: The privilege motion is deferred.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر سر!

جناب سپیکر: میں دو کال اٹینشنز لے لوں پھر آپ بات کر لیں، دو کال اٹینشنز لے لوں پھر کر لیں۔ Before taking call attentions مفتی صاحب! ہمارے محمد یعقوب صاحب ہیں چیمبر آفیسر اسمبلی سیکرٹریٹ، ان کی زوجہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں، ان کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Hafiz Isamuddin Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1337, in the House. Hafiz Isamuddin, Sahib.

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ امداد بحالی وآبادکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ SMEDA کے تحت چھوٹے کاروباری افراد کے لئے منہدم دکانوں اور مارکیٹ کی تعمیر و ترقی کے لئے پیکجز ہیں، جس کے لئے میرے حلقے ساؤتھ وزیرستان کے لوگوں نے دو سال سے پشاور دفتر میں Apply کیا ہوا ہے لیکن اس پر تاحال پراسیس نہیں ہو رہا، لہذا

اس پراسیس میں جو رکاوٹ ہے اسے فی الفور حل کر دیا جائے اور عوام کے وسیع تر مفاد میں اس پر جلد از جلد مطلوبہ کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ اس پر بات کرنے کا موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حافظ صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر صاحب، انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ یہ قبائل ایک عرصے تک انتہائی ناگفتہ بہ حالات کا شکار ہوئے ہیں، آپریشنوں کی زد میں آئے، ایسے حالات آئے کہ وہ قابل بیان نہیں ہیں، ہمارے گھر ویران ہو گئے، ہماری مارکیٹیں تباہ اور برباد ہو گئیں، ہمارے بازار منہدم ہو گئے، ملیامیٹ ہو گئے، نام و نشان نہیں رہا، اس کے بعد جب تعمیر و ترقی کا موقع آیا، ہم مہاجر بننے کے بعد پھر جب ہمارے علاقے، اپنے علاقے کو واپسی ہوئی، بیرونی فنڈنگ ہوئی، ہمارے ہی خون کے بدلے میں باہر سے انتہاء کی دولت پاکستان آئی تو اس کے بعد جب تعمیر و ترقی کا موقع آیا تو اس میں پھر قبائلیوں کا کوئی حصہ نہیں، یہ جو SMEDA کے تحت بہت بڑے پیمانے پر جو فنڈنگ ہوئی ہے۔ افسوس کا مقام ہے سب سے زیادہ آپریشن سے متاثرہ علاقہ میرا حلقہ ہے ساؤتھ وزیرستان لیکن وہ ہزاروں فارمز جو جمع ہیں، اس میں ایک فارم پر بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے، وہاں ڈی سی کے پاس بار بار ہم گئے کہ اس پر کارروائی کریں، وہ ڈی سی صرف اس کے انتظار میں ہیں کہ میرا اپنا اس میں کیا حصہ ہوگا؟ اور یہاں جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی بس صرف اس کے لئے تاک لگا کے بیٹھے ہیں کہ اس میں ہمیں کیا ملے گا؟ آخر کار پھر کچھ نام جب یہاں سے ہماری کوششوں کے بعد پراسیس ہوئے وہاں متعلقہ انتظامیہ کے پاس گئے کہ اس کی Verification کی جائے تو اس کے بعد کیا ہوا؟ سو کے قریب نام گئے تو اس میں کچھ نام بھیجے گئے، وہ نام بھیجے گئے جس پر انہیں پیسہ ملا، جنہیں انہیں ایک ایک بندے سے، وہ غریب پہلے سے تباہ ہیں، اس کے بعد، یہ پیسہ تو یقینی نہیں ہے جو ان کی جیبوں میں یقینی پیسہ ہے، وہ بھی ان سے چھینا جا رہا ہے، یہ صرف اس ایک محکمے میں حال نہیں ہے، سروے کے حوالے سے جو منہدم مکانوں کے سروے کا حال ہے، اس سے ہماری قوم انتہائی مشکلات کا شکار ہوئی ہے، ابھی وہ سروے جاری ہے، اس میں ہمارے مسافر لوگ آتے ہیں، وہاں کئی کئی ہفتوں تک ٹھہرتے ہیں، تاریخ انہیں دی جاتی ہے کہ اس تاریخ کو سروے ہوگا اس علاقے کا، پھر اس کے بعد اس میں انتظامیہ اور وہ جو ذمہ دار ہیں اس رپورٹ کی، وہ وہاں سروے میں تعطل اور تاخیر کا مزید شکار ہیں، لہذا میری منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ مزید جو اس میں بچے ہوئے فنڈز ہیں تو وہ، ایک یہ ہے کہ ایک

عرصے تک ان قبائلوں کے حقوق سے وفاق بنایا گیا، وفاق میں تعمیر و ترقی کے کام ہوئے انہی قبائلیوں کے خون اور پیسوں سے، ابھی خدارا یہ قبائلیوں کے پیسے باقی صوبے کو نہ بناؤ، ان قبائلیوں کو کچھ تعمیر اور ترقی کا موقع دو، ان کے فنڈز ابھی ان کے تحت ہیں، کچھ تو یہ صوبے کے پسماندہ علاقہ، جو اس صوبے کا پسماندہ علاقہ ہے تاکہ اس کے برابر تو یہ آسکے قبائلی۔

Mr. Speaker: Okay, who will respond?

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر!

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! ان کا عہدہ، یہ پارلیمانی سیکرٹری ہے یا ایڈوائزر؟

جناب سپیکر: ایڈوائزر ہے، ایڈوائزر ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: جناب سپیکر صاحب، مجھے پتہ ہے اس SMEDA کے فنڈ کا اس لئے میں چاہ رہا ہوں کہ مولانا صاحب نے جو باتیں کی ہیں اس میں، یہ ورلڈ بینک کے فنڈ سے جو کاروبار مشکلات سے متاثر ہوئے ہیں، دہشتگردی میں متاثر ہوئے ہیں، وہ چترال میں بھی اور ڈسٹرکٹس میں یہ پروگرام کئی سالوں سے چل رہا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں جو لوگ Apply کرتے ہیں کوالیفائی کر کے وہ آن لائن اس کا سسٹم ہے، ڈائریکٹ لنک ہے ان کا ورلڈ بینک کی ویب سائٹ کے ساتھ اور SMEDA کے آفس سے کوئی سفارش پہ، یہ تقریباً اس میں اس طرح کے کوئی Chances نہیں ہیں البتہ ابھی جو Covid آیا، Covid کے بعد انہوں نے جو پہلا جو پروگرام تھا اس کو روک کر Covid میں جو کاروبار متاثر ہوئے ہیں ان کے، یہ الگ سے پروگرامز لانچ کئے جس کی Application date ابھی ختم ہوئی ہے لیکن فیمیل کا جو کاروبار ہے، ان سے پھر بھی وہ Application لے رہے ہیں۔ مولانا صاحب! میں جانتا ہوں یہاں پر جو SMEDA کے آفیسرز ہیں، جو چیف ہے، میں آپ کو لے کر جاؤں گا ان کے پاس، اگر SMEDA میں کوئی مسئلہ ہے تو وہ ہم وہاں پر حل کر لیں گے اور اگر پھر ڈسٹرکٹ میں کوئی ایشو ہے تو پھر ان شاء اللہ سینیئرز ہمارے بیٹھے ہیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور آپ کے مسئلے ہم حل کریں گے، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: یہ جو ہے کونسے محکموں سے آپ بحالی اور آبادکاری۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: یہ انڈسٹریز کے اس میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: یہ انڈسٹریز کے ساتھ Related ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں ایک بات پھر آج کرنا چاہتا ہوں کہ کیبینٹ کے آنریبل ممبران تک یہ میرا میسج چلا جانا چاہیئے کہ جن کا بزنس ہو، برائے کرم وہ ضرور تشریف لائیں، اس ایوان کے اوپر مہربانی کریں، آپ وزیر بنے ہوئے ہیں یا مشیر بنے ہوئے ہیں، سپیشل اسسٹنٹ بنے ہوئے ہیں، آپ جو بھی ہیں، یہ ایوان آپ سے زیادہ مقدم اور مقدس ہے اور جو وزیر نہ آئے وہ پہلے بتادے کہ ہم اس کا بزنس اس دن ایجنڈے پر نہ لائیں تاکہ بجائے اس کے دوسرے کسی منسٹر کو خفت ہو، ٹھیک ہے Collectively responsible ہے کیبنٹ، یہ ایک بات ہے، یہ میں نہیں سمجھتا، میں منسٹر ہائر ایجوکیشن تھا، اب مجھے کوئی لوکل باڈیز کا کوسچن کریں، مجھے کیا پتہ ہے اس کے اندر ڈیٹیلز میں جانے کا، مجھے جو لکھ کر دیا گیا ہو گا میں تو وہی جواب دے سکوں گا، So, this is the firm responsibility of the cabinet کہ وہ اس دن جب ان کا بزنس ہو At least اس دن ان کو ضرور آنا چاہیئے ورنہ جس کا بزنس آئے گا میرے پاس اور منسٹر نہیں ہو گا، میں بغیر حیل و حجت کے میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کو ریفر کروں گا، (تالیاں) بالکل میں کوئی چانس نہیں دوں گا یہ یاد رکھ لیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ ایوان میں اتنے وزیر ہیں اور دو وزیر، تین چار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اس کے اندر، یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے یہ ایوان، میں آئندہ بس شوکت یوسفزئی صاحب! آپ کی وساطت سے سی ایم صاحب کو بھی آپ نے یہ بتانا ہے جی کہ اپنے وزیروں سے کہیں کہ They should be here on the day of the sitting خاص طور پر جن کا بزنس ہے وہ تو By all means ہونے چاہئیں یا ایک دن پہلے پھر بتائیں، ہم ان کا بزنس نہ لائیں ایجنڈے کے اوپر، تاکہ کسی اور دن کے لئے ہم اس کو رکھیں پھر۔ ان کا جواب تو دے دیا، ابھی اس کا کون جواب دے، ان کا جواب تو دے دیا۔

حافظ عصام الدین: کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: وہ تو دے دیا وزیر زادہ صاحب نے، انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ جی حافظ صاحب!

حافظ عصام الدین: سپیکر صاحب، ایک تو میں کہوں گا کہ اس بھائی نے بات کی کہ Covid-19 کورونا کی مد میں اس کا پیسہ بھی، اس کورونا کی مد میں چلا گیا۔

جناب سپیکر: مجھے یہ پہلے بتائیں، حافظ صاحب یہ بتائیں مجھے یا اور کوئی منسٹر صاحب بتا دے کہ SMEDA کا ڈی سی سے کیا تعلق ہے یا ڈی سی کا اس میں کوئی ہاتھ ہوتا ہے، آپ ہی بتا دیں؟

حافظ عصام الدین: یہ اے ڈی سی کے پاس۔۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: یہ اے ڈی سی کے Underآتا ہے سر، کاروبار Relief and Rehabilitationکی مد میں۔

جناب سپیکر: اس میں ڈی سی صاحب کا کوئی Roleہوتا ہے؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: جو کاروبار متاثر ہوا ہے، اس کی Verificationکرتے ہیں کہ ہاں واقعی یہ Affectہوا ہے، اس کے علاوہ ان کا کوئی Roleنہیں ہے سر۔

حافظ عصام الدین: اس کی Assessmentڈی سی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھاAssessmentڈی سی کرتا ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: Assessment verification کرتے ہیں اس کی۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جو پراسیس ہے، اس میں لوکل لوگوں کا کوئی وہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ جو Verificationکی حد تک ہے ایڈمنسٹریشن کے پاس، باقی جو سلیکشن ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! ایک ٹیسٹ کریں، ٹھیک ہے جب ہم کہتے ہیں کہ Zero tolerance for the corruptionتو پھر ہمیں یہ Showکرنا ہے۔ اب یہ انہوں نے ایک الزام لگایا ہے، (مداخلت) میری بات سن لیں، انہوں نے کہا ہے کہ سو بندوں کی ایک فہرست گئی ہے، ڈی سی نے جن سے پیسے لئے ہیں، ان کے نام آگے Forwardکر دیئے ہیں، باقیوں کے نہیں کئے اب یہ بڑا آسان ہے کہ وہ کیس منگوایا جائے، دیکھا جائے کہ یہ جو لوگ ہیں جنہوں نے اس کے لئے کیا ہے اور جنہوں نے اپنی Proposalsدی ہیں کسی سمال بزنس کے لئے، کیا وہ کوالیفائی کرتے تھے اس کے لئے اور کوالیفائی کرتے تھے تو صرف واقعی ڈی سی کو پیسے نہ دینے کی وجہ سے ان کا کیس آگے نہیں گیا۔

وزیر محنت وثقافت: سر، یہاں تک کہ جہاں تک انہوں نے کرپشن کا الزام لگایا ہے کہ ڈی سی آفس سے پیسے لے کے۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: نہیں، یہ الزام نہیں ہے حقیقت ہے، اس نے لئے ہیں، آپ اس کے بارے میں انکوائری کریں۔

وزیر محنت وثقافت: مولانا صاحب! اچھا جی مولانا صاحب، میں ایک عرض کر رہا ہوں، یو منٹ، یو منٹ، زہ ولاړ یم۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا منسٹر صاحب کو Respond کرنے دیں حافظ صاحب، حافظ صاحب! میں آپ کی پرزور حمایت کر رہا ہوں، ذرا منسٹر صاحب کو۔

وزیر محنت وثقافت: حافظ صاحب! ہمارے لئے آپ کی بات بڑی قابل احترام ہے، میں آپ کی بات کو بالکل رد نہیں کرتا، آپ نے جو بات کی میں بالکل مولانا صاحب کی (مداخلت) بالکل، بات تو سنو نا یار۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: انہوں نے پیسے لئے ہیں، اس کا حساب ہونا چاہیئے ان کے ساتھ۔

وزیر محنت وثقافت: مولانا صاحب ہر چیز کا حساب دینے کے لئے تیار ہیں، دیکھئے وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: محکمہ انڈسٹری کو میں ہدایت کرتا ہوں کہ اس کیس کی انکوائری کر کے، ہاں اور رپورٹ لائیں تاکہ سچ کا پتہ لگے۔ جی شوکت صاحب!

وزیر محنت وثقافت: سر! یہ جو بات کر رہے ہیں نا، بالکل میں ان کو یقین دلاتا ہوں، مولانا صاحب، آپ نے بات کر لی، آپ بات تو سنیں نا، جواب یہ ہے کہ انہوں نے جو بات کی ہے کہ جنہوں نے پیسے دیئے صرف ان کا کام ہوا ہے، میں اس پر بالکل انکوائری کے لئے تیار ہوں، میں ابھی انکوائری کا آرڈر کرتا ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ Within a week آپ کو یہ رپورٹ ملے گی ان شاء اللہ۔

حافظ عصام الدین: یہ پھر انکوائری ہو گی، Criteria کیا رکھا گیا ہے؟

وزیر محنت وثقافت: سر! Within a week آپ کو رپورٹ ملے گی۔ کیا کہہ رہا ہے Criteria کیا رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ چیز آپ کی ہمارے سامنے آجائے گی، یہ انکوائری آپ کی ہمارے سامنے آجائے گی ان شاء اللہ کہ اگر کوئی بھی پیسے لیتا ہے تو یہ ہم نہیں چھوڑیں گے۔

وزیر محنت وثقافت: انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہیں سر، وہ یہاں بیٹھے ہیں، میں ان کو کہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل کریں اس کی انکوائری۔

وزیر محنت وثقافت: کہ وہ اس کی ایک ہفتے کے اندر اندر وہ آپ کو اسمبلی میں رپورٹ جمع کرائیں۔

جناب سپیکر: ایک ہفتے میں اسمبلی کو وہ اپنی رپورٹ دے دیں۔ نثار احمد رکن صوبائی اسمبلی۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہو گیا نا حافظ صاحب! ہم نے انکوائری مارک کر دی اور تو ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے نا، انکوائری آجائے پھر۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: میں کہتا ہوں کہ کمیٹی میں بھی بھیج دیا جائے، انکوائری بھی ہو۔

جناب سپیکر: ہاں کمیٹی میں بھیج دیں اگر بھیجنا ہے تو۔

حافظ عصام الدین: جی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! یہ کہتے ہیں کمیٹی میں بھیج دیں۔

وزیر محنت وثقافت: کمیٹی میں کیا ہو گا؟ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی، جو آپ ایک الزام لگایا آپ نے، آپ نے بات کی ہے کہ جی تو وہ کیسز تو ہم سامنے لے آئیں نا، آپ کی رپورٹ آ جائے گی، آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے مولانا صاحب! دو باتیں ہیں یا تو آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو آپ بتا دیں کہ جی یہ ثبوت ہے، ان کا ہوا ہے، ان کا نہیں ہوا یا آپ ہم پہ چھوڑ دیں کہ ہم۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ آپ یہ دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ کرپشن نہیں ہوئی ہے؟

وزیر محنت وثقافت: میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ کے لئے رپورٹ منگوالوں، الزام لگانے سے تو کرپشن نہیں ہوتی ہے نا۔

جناب سپیکر: شاہ محمد وزیر صاحب! شاہ محمد وزیر صاحب!

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): مولانا صاحب نے جو الزام لگایا ہے سپیکر صاحب، میں نے خود وزٹ کیا ہے جنوبی وزیرستان، (مداخلت) مولانا صاحب! سنیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات سنیں نا، دیکھیں الزام ہی ہوتا ہے جب تک کہ وہ ثابت نہ ہو جائے وہ الزام ہوتا ہے، جیسے ملزم اور مجرم میں فرق ہوتا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ: جنوبی وزیرستان کا خود میں نے وزٹ کیا ہے اور وہاں کے عمائدین جو تھے علماء تھے، عمائدین تھے، یہ مسئلہ انہوں نے اٹھا دیا وہاں، کمیٹی کا ایک طریقہ کار ہے کہ اس میں آرمی کے افسران ہوتے ہیں، اس میں ڈی سی آفس کی انتظامیہ کے افسران ہوتے ہیں، اس میں پولیٹیکل تحصیلدار ہوتا ہے،

پھر وہ لسٹیں بناتے ہیں اور پشاور بھیج دیتے ہیں، جتنے بھی، بار بار ان کو چیک چلے گئے لیکن قبائل نے بہت ہی آج زیادتی کی کہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا وہاں، خاص کر مولانا صاحب کے علاقے میں تقریباً پانچ سو گھرانے تھے اور سات سو گھرانوں کی اس نے رجسٹریشن کی تھی، تو قبائل نے خود اس میں بے انصافی کی تھی اور میں نے برملا ان سے یہ وضاحت کی کہ اگر آپ کی یہ Verification ہے، یہ رویہ ہے کہ ایک گھر کے تیس بندوں نے وہ رجسٹریشن کی تھی تو یہ حکومت مجبور ہو گی اور یہ چیزیں صاف ہو جائیں گی کیونکہ اتنے پیسے حکومت کے پاس بھی نہیں ہوتے ہیں کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں پانچ سو گھرانے جو ہیں راستے میں ایک گاؤں آ رہا ہے، اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ثبوت پیش کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے حل کی طرف جائیں نا، کیا اس کا فائنل ہے؟ جی شوکت بھائی! یہ کہتے ہیں کمیٹی کو بھیج دیں تو بھیج دیں؟

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> سر! ایک منٹ، سر، کمیٹی میں جانے پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے، میں صرف ان کی معلومات شیئر کرنا چاہتا ہوں، میں ان کی معلومات شیئر کرنا چاہتا ہوں، کوئسچن انہوں نے کیا ہے، کوئسچن انہوں نے کیا ہے، سر پلیز، زما جواب خو واؤرئ کنه بیا کمیټئ ته اولیږئ کنه، نو جواب خو واؤرئ، هغه خو په مخه شور کوی نوسړے خو خبره واؤری۔ دومره Important question دے نو جواب خو واؤرئ کنه، آپ نے جو کوئسچن کیا ہے، آپ نے جس ڈیپارٹمنٹ کو ٹارگٹ کیا ہے Rehabilitation، یہ تو اس کا سوال ہی نہیں ہے، پہلی بات تو آپ کو انفارمیشن میں دینا چاہتا ہوں، یہ ہے انڈسٹری کا سوال میں یہ عرض آپ سے کرنا چاہتا ہوں، یہ انڈسٹری کا سوال ہے، آپ نے Rehabilitation والوں سے کیا ہے، دوسرا میں عرض کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب Damages ہو جاتی ہیں نا، یہ ہر علاقے کا، آپ کے Settled area کے اندر بھی ہے کہ ڈی سی کے پاس باقاعدہ وہ نام آتے ہیں کہ کہاں کہاں Damages ہوئی ہیں؟ اب یہ بہت ساری ایسی چیزیں ہوتی ہیں کہ وہ آپ جا کے کہتے ہیں ڈی سی کو کہ جی یہ ہے، اس کو کرنا ہے آپ نے، وہ ایسا ہو نہیں سکتا، ضرور اس کی انکوائری ہو گی، انکوائری کے بغیر یہ ڈی سی بھی نہیں کر سکتا، یہ Settled area میں نہیں کر سکتا تو فاٹا میں کیسے کرے گا؟ انہوں نے جو الزام لگایا ہے کرپشن کا، میں اس پہ آنا چاہتا ہوں کہ اس پہ آپ جس قسم کی انکوائری کرنا چاہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں کرپشن کے اوپر لیکن ہم پریشرائز نہیں کر سکتے کہ آپ کہیں کہ جی یہ سو بندے میرے ہیں،

ان کا آپ نے خواہ مخواہ کرنا ہے، وہ ایک پراسیس ہے، وہ ورلڈ بینک کا ایک پراسیس ہے، ورلڈ بینک کے پراسیس سے ہم آگے نہیں جا سکتے۔

حافظ عصام الدین: میں کہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کو بھجوادیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، یہ کہتے ہیں کمیٹی کو۔

وزیر محنت و ثقافت: میں ان کو یہ انفارمیشن دے رہا تھا کہ آپ جس Rehabilitation Committee میں جانا چاہتے ہیں وہ انڈسٹری کی ہے، انڈسٹری میں چلے جائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو Correction کر لیں، اس کو یہ محکمہ امداد بحالی وآباد کاری کی جگہ انڈسٹریز لکھ لیتے ہیں، ٹھیک ہے یہ Correct جو ہے انڈسٹری ہے نا۔ Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1337 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention No. 1337 is referred to the concerned Committee. Call attention No. 1362, Nisar Ahmad Sahib, Member Provincial Assembly.

جناب نثار احمد: شکریہ سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اپنے کوسچن سے پہلے میرے موصوف بھائی شاہ محمد صاحب نے الزام لگایا ہے کہ قبائل زیادتی کر رہے ہیں، صد افسوس کی بات ہے، ہمارا خون بہہ رہا ہے، ہمارے گھر Demolish ہو رہے ہیں، ہم اس ملک کی خاطر آئی ڈی پیز ہو رہے ہیں اور ہمیں اسمبلی کے ایوان سے جواب ملتا ہے کہ ہم زیادتی کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں، انہوں نے صرف ایک گاؤں کا کہا ہے کہ ایک ہی خاندان کے لوگوں نے نام سارے SMEDA میں دے دیئے گئے تھے، اس کی طرف آئیں، آپ اپنی اس پہ آجائیں۔

جناب نثار احمد: اس نے قبائل پہ الزام لگایا ہے سر، میں وزیر برائے محکمہ معدنیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مہمند میں ماربل کی کان گرنے سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے جن میں کئی خاندان ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آسرا نہیں، ان میں ایک خاندان سات بہنوں کا اکلوتا بھائی شہید ہوا۔ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے مشکور ہیں کہ اس خاندان کے لئے اس نے ماہانہ وظیفہ مقرر کرنے کے اقدامات کئے، ہم اس کو سراہتے ہیں۔ اس طرح اس سانحے میں عقرب ڈاگ سے تعلق

رکھنے والا رشید گل جو کہ اپنے خاندان کا واحد کفیل تھا، بھی شہید ہوا ہے۔ رشید گل شہید کے لواحقین میں ایک بیوہ جبکہ دو بچے اور ایک بچی شامل ہیں، بچوں کی عمریں پانچ سال سے کم ہیں جبکہ رشید گل شہید کے والدین پہلے ہی فوت ہو چکے ہیں، لہذا حکومت رشید گل شہید کی بیوہ اور یتیم بچوں کے لئے بھی ماہانہ وظیفہ مقرر کرے کیونکہ اس خاندان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آسرا نہیں اور نہ ہی ان کے بچے محنت مزدوری کے قابل ہیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب نثار احمد: Sir, excuse me مجھے ایک دو بات اور کرنی ہیں۔

جناب سپیکر: آ گئی آپ کی بات۔

جناب نثار احمد: ہمارے علاقوں میں Funds non-elected لوگوں کو مل گئے ہیں سارے صوبے میں، مجھے ایک پائی بھی میرے حلقے میں 103 میں مجھے نہیں ملی۔

جناب سپیکر: کسی چیز میں؟

جناب نثار احمد: فنڈ جو ابھی ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں کال اٹنشن پہ آئیں، اپنے کال اٹنشن کو تو پہلے Dispose of کریں نا۔

جناب نثار احمد: وہ تو میں پڑھ چکا ہوں، وہ تو میں پڑھ چکا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ہو گیا ہے نا، تو جی جواب دیں، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، یہ 7 اکتوبر کو یہ واقعہ ہوا تھا۔

جناب سپیکر: نثار خان اور آپ کو کسی پوائنٹ کی اجازت نہیں، ابھی فلور پہ آپ کا کال اٹنشن تھا 1362, you can talk only about 1362, you have presented your call attention, now let me جی آپ جواب دیں۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا تھا، بڑا افسوسناک واقعہ ہوا تھا ممند کے اندر اور اس وقت بھی میں گیا تھا، خود بھی گیا تھا، ہمارے منسٹرز صاحبان بھی گئے تھے، اس کے بعد چیف منسٹر صاحب نے خود جا کر جو وہاں کے متاثرین تھے، ان کو نو نو لاکھ روپے کے چیک ہم نے دیئے تھے، اس میں بھی میں ان کے ساتھ گیا تھا اور اس میں ایک تھا، ایک فیملی تھی جس میں سات بچے تھے، ان کے ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سات بہنوں کا بھائی تھا۔

وزیر محنت وثقافت: سات بہنیں تھیں اور ایک ہی اکلوتا بھائی تھا ان کا، ان کے لئے پچاس ہزار روپے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ ہمدردی کے طور پہ باقی جو انہوں نے ڈیمانڈ کیا ہے مزید، کوئی قانون تو ایسا ہے نہیں نہ کوئی ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایسا فنڈ ہوتا ہے، یہ ضرور ہے بیت المال ہے یا کوئی اور اس طرز کے جو ادارے ہیں، ان تک Approach کی جا سکتی ہے، یہ کیس بنائیں، اگر بیت المال کے پاس وہ کرنا ہے تو اس میں میں بھی آپ کی Help کر سکتا ہوں، جو بھی ہو گا اس میں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ آپ کو اس طرح نہیں کر سکتا، Directly نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جناب نثار خان صاحب!

جناب نثار احمد: سر! صحیح ہے، شوکت صاحب نے وعدہ بھی کیا اور بہت Sensible بندہ بھی ہے، ان شاء اللہ اس نے جو مجھے جواب دیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب نثار احمد: سر! میں ریکویسٹ، سر! ایک ہی بات مجھے کرنے دیں میں فاٹا سٹوڈنٹس، ایکس فاٹا سٹوڈنٹس کے حوالے سے پنجاب میں جو ہمارا کوٹہ تھا اس کو ختم کیا گیا ہے اور ہمارے سٹوڈنٹس ادھر دو ہفتوں سے دھرنے دیئے ہوئے بیٹھے ہیں یونیورسٹی کے سامنے، یہی مسئلہ بلوچستان حکومت کا سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو فاٹا رہا ہی نہیں نا، ابھی تو Merge۔۔۔۔۔

جناب نثار احمد: سر! پلیز، سر پلیز، بلوچستان سٹوڈنٹس کا یہی مسئلہ تھا تو بلوچستان حکومت نے پنجاب حکومت سے بات کی، ان کا مسئلہ حل ہو گیا ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، اپیل کرتا ہوں کہ ہماری صوبائی حکومت پنجاب حکومت سے بات کرے اور ہمارے ایکس فاٹا سٹوڈنٹس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے یہ پوائنٹ ان کا ٹھیک ہے، شوکت صاحب!

وزیر محنت وثقافت: سر! جہاں تک ان کے کیس کا تعلق ہے، میں خود بھی اس چیز کا حامی ہوں کیونکہ جو ہمارا ایکس فاٹا ہے، اس میں مشکلات تو رہی ہیں، پسماندہ علاقہ ہے، اس کو ابھی تک اس سے نہیں نکالنا چاہیئے Criteria سے، میرے خیال سے ان کا حق بنتا ہے کہ چاروں صوبوں میں ان کا Facilitate ہونا چاہیئے، ان کو تو بالکل اگر آپ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں، اسمبلی میں ہم قرارداد پیش کر سکتے ہیں، آپ کے لئے حکومت کے تھرو پہ آپ کہتے ہیں، ہم رابطہ کر سکتے ہیں پنجاب کے ساتھ کیونکہ یہ ان کا حق ہے بچوں کا، ہم Fully support کرتے ہیں۔ پنجاب، بلوچستان، سندھ، جہاں جہاں ہیں ہم سپورٹ کر سکتے ہیں یہ۔

جناب نثار احمد: ان سے رابطہ کریں کہ ان کو یہ حق دیا جائے۔

وزیر محنت وثقافت: میں نے آپ سے کہا نا کہ ہم بھی رابطہ کریں گے، اگر اسمبلی میں قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں، No issue۔

جناب نثار احمد: آپ ان سے رابطہ کر کے بات کریں کہ یہ ان کو دیا جائے۔

وزیر محنت وثقافت: اوکے، کریں گے سر۔

Mr. Speaker: Dr. Sumaira Shams Sahib! Move your resolution, پہلے آپ Rules relax کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Dr. Sumaira Shams: Speaker Sahib, rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to present my resolution-----

(Interruption)

جناب سپیکر: اس کے بعد کر لیں۔ Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member, to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Rule is suspended.

جی نام پڑھیں جن جن کے دستخط ہیں۔

قراردادیں

محترمہ سمیرا شمس: سپیکر صاحب، جی جی، سپیکر صاحب! بہت اہم ریزولیوشن ہے، مذمتی بھی ہے اور ڈیمانڈ بھی ہے ہماری، جو فرانس میں واقعہ پیش آیا ہے اور تقاریر جو ہوئی ہیں، اس میں نعیمہ کشور صاحبہ نے Agree کیا ہے میرے ساتھ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ کے سائن ہیں، ہمارے مینارٹی کے منسٹر صاحب کے سائن ہیں، روی کمار صاحب کے سائن ہیں، کامران بنگش صاحب نے بھی سائن کئے ہوئے ہیں، حافظ عصام الدین صاحب نے بھی سائن کئے ہوئے ہیں، عائشہ نعیم صاحبہ، مومنہ باسط صاحبہ، تاج محمد خان صاحب، ڈاکٹر امجد صاحب، حمیرا خاتون صاحبہ اور دیگر ممبران میں رابعہ بصری میڈم نے، دیگر ممبران نے اس پر سائن کئے ہوئے ہیں۔ قرارداد کا متن ہے:

خیبر پختونخوا کا یہ ایوان گزشتہ دنوں ربیع الاول کے بابرکت موقع پر فرانس میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے عمارتوں پر خاکے لگائے جانے کے عمل اور فرانس کے صدر کی اسلام مخالف تقاریر کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حرمت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے اور اس پر کسی صورت خاموش نہیں رہا جا سکتا۔ مغربی ممالک میں حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بار بار رونما ہونے والے واقعات پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے انتہائی غم و غصہ اور بے چینی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس پر یورپ کی سپریم کورٹ کا بھی فیصلہ ہے کہ یہ اظہار رائے کی آزادی نہیں بلکہ اس سے ایک مذہب کے پیروکاروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے، اس پر پابندی ہونی چاہیئے۔ لہذا صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ وہ خارجی سطح پر ان افعال کی مذمت کے لئے منظم تحریک چلائے اور عالمی اداروں جیسے اقوام متحدہ سے پرزور مطالبہ کیا جائے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کے اس سلسلے کی انسداد کے لئے عالمی طور پر مؤثر قانون سازی کی جائے اور دنیا کے تمام ممالک میں اسلامی شعائر کے خلاف ہرزہ سرائی کو روکا جائے۔ یہ ایوان وزیر اعظم جناب عمران خان کی جانب سے فیس بک کے سربراہ کو لکھے جانے والے خط کا خیر مقدم کرتا ہے اور اس اقدام کے لئے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور متفقہ طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم سے اسلام مخالف مواد ہٹانے اور 'اسلاموفوبک' مواد شائع کرنے پر ہولوکاسٹ جیسی پابندیاں لگائی جائیں۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of-----

(Interruption)

جناب سپیکر: آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

محترمہ سمیرا شمس: پاس کرا دیں پھر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: پاس کرنے کے بعد کر لیں یا-----

محترمہ سمیرا شمس: جی جی، پاس کروالیں سپیکر صاحب، پھر۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! کیا کہتے ہیں آپ؟

(شور)

محترمہ سمیرا شمس: سپیکر صاحب! ریزولیوشن پاس کروادیں پھر اس کے بعد جس نے Resolution present کرنی ہے یا بات کرنی ہے وہ پھر کرلے، پاس کروادیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد اس کے اوپر بات کرلیں ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جی آپ پہلے بات، نعیمہ کشور صاحبہ، پھر عنایت صاحب پھر تاج محمد صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہماری جوائنٹ ریزولیوشن تھی اور یہ بہت افسوسناک امر ہے کہ بار بار یہ توہین آمیز خاکے مسلمانوں کے مذہبی عقائد کو اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے شائع ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک فرد کی حرکت نہیں ہے، ایک دفعہ چونکہ فرانس کے وزیراعظم نے اس پر تقریر بھی کی ہے اور اس نے خود اجازت دی ہے اور یہ ڈنمارک میں بھی ہوا اور یہ چیزیں بار بار ہو رہی ہیں۔ یہ چونکہ ایسے اقدامات ہیں جس سے پوری مسلم امہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور اس سے دہشتگردی کو اور نفرت کو اور توہین آمیز جو جذبات ہیں اس کو بھڑکایا جا رہا ہے تو میرے خیال میں یہ بھی ہماری پوری مسلم امہ کے لئے افسوس کا مقام ہے کہ اس قسم کے اقدامات بار بار ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس طرف بھی جس طرح میں نے اس ریزولیوشن میں بھی اس چیز کو ڈالا ہے کہ یورپ کی جو کورٹ ہے، اس کا بھی اس پر فیصلہ آیا ہے، اس کی اپنی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو یہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت ہے، یہ اظہار آزادی کے زمرے میں نہیں آتی، یہ اس کے خلاف ہے اور یہ جو مذہبی عقائد ہیں اور جو مسلمان ہیں، ان کے جذبات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے اس لئے اس پر پابندی ہونی چاہیئے، اس کے باوجود فرانس کی حکومت اس قسم کے اقدامات کر رہی ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ بہت سارے ممالک میں مسلمانوں کو شہریت کا حق نہیں دیا جا رہا ہے، مسلمانوں کے لباس سے لے کر اس کے جو مذہبی رسومات ہیں، ان پر بھی پابندی عائد ہے، تو میرے خیال میں یہ ایک امتیازی سلوک ہے، ہم جس طرح بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی وجہ سے جو ان پر ظلم اور بربریت ہو رہی ہے، ڈنمارک میں ہو رہا ہے، میانمار میں ہو رہا ہے تو ایسے بہت سارے ممالک میں ہیں

جو صرف مسلمان کو عقیدے کی بنیاد پر اس کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تو ہم اس فلور پر اس کی مذمت کرتے ہیں اور ہم دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے، وہ امن کا درس دیتا ہے اور تمام مذاہب اور تمام انبیاء کی وہ عزت کرتا ہے، ان کے جو مذہبی مقامات ہیں، ان کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو ان کے جو مذہبی مقامات ہیں ان کی حفاظت کی وہ تلقین دیتا ہے، ہمارا آئین بھی اس کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے، تمام مذاہب کی سیکیورٹی کی وہ بات کرتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اسلام کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے؟ اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں ہولوکاسٹ پر پابندی ہے اسی طرح اسلامی فوبیا پہ بھی جس طرح ہولوکاسٹ کی پابندیاں ہیں، وہ ان پر بھی لگائی جائیں اور پوری دنیا کو اور عالمی ہمارے جو سماجی ادارے ہیں، ہم ان سے بھی مطالبہ کرتے ہیں جو اسلام مخالف اس قسم کے، آزادی اظہار رائے کے نام پر اس قسم کے اقدامات ہو رہے ہیں ان کو روکا جائے۔ سلامتی کونسل بھی ان چیزوں پر ایکشن لے، ان کی قرار دادیں ہیں بہت ساری۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈ اپ، پلیز۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: سلامتی کونسل کو اس ایشو پر ایکشن لینا چاہیئے کیونکہ اس سے دہشتگردی بڑھتی ہے اور ہم اس کو دہشتگردی کہتے ہیں جو اسلام کے خلاف اس قسم کے اقدامات ہو رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں، اور ایک اہم چیز کہ سوشل میڈیا پر اس قسم کی چیزوں کی روک تھام بہت ضروری ہے کیونکہ سوشل میڈیا آج کل اس پر بہت زیادہ جو توہین آمیز خاکے ہیں، ہمارے جذبات کو جس سے ٹھیس پہنچتی ہے، اس کی روک تھام کے لئے ہمیں ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اس ایشو پر نعیمہ کشور بی بی نے بات کی، ریزولیوشن بھی پاس ہوئی ہے۔ میری بھی اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جمع تھی اور سچی بات یہ ہے کہ اس بات کی تعریف کرتا ہوں کہ جو پرائم منسٹر عمران خان یا شاہ محمود قریشی نے اس حوالے سے جو بات کی ہے، وہ Commendable ہے لیکن میں اس پر ایک Step آگے میری ریزولیوشن کے اندر الفاظ موجود تھے، وہ یہ تھے کہ فرانس کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے۔ ظاہر ہے یہ Repeatedly ہو رہا ہے، یہ ایک Pattern ہے اور یہ اس طرح نہیں ہے کہ یہ ایک مرتبہ ہو گیا اور وہ خاموش ہو گئے، اس سے پہلے ایک میگزین نے خاکے چھاپے تھے پھر اس میگزین نے دوبارہ خاکے چھاپے، اس مرتبہ اس ملک کے وزیر اعظم

نے اس کو Encourage کیا ہے، فرانس کے جو Emmanuel Macron جو پریذیڈنٹ ہیں، اس کے پریزیڈنٹ نے Encourage کیا ہے اور باقاعدہ سرکاری بلڈنگز کے اوپر یہ خاکے لگے ہوئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اب یہ مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں یا ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ ہمارے ہاں اس بات پر Consensus تو موجود ہیں نبی ﷺ کی ذات کے حوالے سے Consensus موجود ہے، ان کے احترام کے حوالے سے Consensus موجود ہے، وہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، وہ ہمارے ایمان کی مرکزیت ہے اور اس لئے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس کو ہم Hit کریں گے تو یہ مسلمان جو ہیں یہ Frustrate ہو جائیں گے، مسلمان جو ہیں Violent ہو جائیں گے، ہمیں Violent تو اپنے ملک کے اندر نہیں ہونا چاہیئے لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس پر ایک پوری مسلمان امت کی جو Collective آواز ہے، اس کو Strengthen کرنے کی ضرورت ہے، ایک Consensus build کرنے کی ضرورت ہے، میں نے اس وجہ سے سمیرا بی بی کی قرارداد ہے، اس پر میں نے اٹھ کر بات نہیں کی کیونکہ میری قرارداد کا متن اور ان کی قرارداد کے متن کے اندر Difference موجود تھا۔ میں نے فرانس کے سفیر کی ملک بدری کا اس میں مطالبہ کیا تھا لیکن میں نے Consensus کو ختم کرنے کی، مطلب میں نے اس وجہ سے کہ Consensus اس سے ختم ہو جائے گا، میں نے اس میں Intervene نہیں کیا اور ریزولیوشن کے حق میں میں نے ووٹ دے دیا کیونکہ یہ ہمارے دلوں کی آواز ہے لیکن یہ ریزولیوشن اس سے زیادہ سخت ہو سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب نے اگر بیان دیا ہے یا شاہ محمود قریشی صاحب نے فرانس کے نمائندے کو دفتر خارجہ طلب کیا ہے، اس پہ احتجاج کیا ہے، بات اس سے آگے کی ہے، اس سے آگے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے اور یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ جس پر ان کو پوری قوم کی تائید حاصل ہو سکتی ہے، یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ اس پہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی تائید حاصل ہو سکتی ہے اس لئے اس پر Proactively کام کیا جائے، اس پر عارضی Ceremonial statements ،Statements، Ceremonial قرردادیں یہاں سے پاس ہو جاتی ہیں، چلی جاتی ہیں، ردی کی ٹھوکری میں یا گر جاتی ہیں، اس کو یا فارن آفس بھیجا جاتا ہے یا نہیں بھیجا جاتا ہے، میرا خیال ہے کہ اس پر آپ کی طرف سے بھی کوئی Concrete چیز ہونی چاہیئے تھی، نبی ﷺ کے ناموس کے حوالے سے جتنی قراردادیں یہاں اس اسمبلی سے منظور ہوئی ہیں، ان کے Follow-up کے طور پر آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ دیکھے کہ وہ کہاں گئی ہیں کس جگہ پر گئی ہیں کیا اس پر ایکشن ہوا ہے؟ اس لئے میں یہ Recommend کروں گا کہ اس قرارداد کے

بعد حکومت کو Proactively اس مسئلے کو اٹھانا چاہیئے اور ساتھ ہی میں آپ سے ریکویسٹ بھی کروں گا کہ جب یہ Debate conclude ہو تو آپ نے مجھے پچھلے دنوں جلال آباد کے اندر قونصل خانے کے اندر بھگدڑ میں جو Fifteen افراد شہید ہوئے تھے، اس حوالے سے جو ریزولیوشن تھی، اس پر پی ٹی آئی کے دوستوں کے بھی دستخط ہیں اور یہاں اپوزیشن کے دوستوں کے بھی دستخط ہیں، اس کو بھی مجھے پیش کرنے کی اجازت دے دیں، میں آپ کا مشکور رہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لطف الرحمان صاحب۔

<u>مولانا لطف الرحمان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جو قرارداد پاس ہوئی ہے اسمبلی میں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی اور جو قرارداد کا متن تھا کہ ہمارے مسلمانوں کی جس طرح دل آزاری مسلسل کی جارہی ہے اور میں عنایت اللہ خان صاحب کی اس بات کی بھی تائید کروں گا کہ اس سے مسئلہ حل نہیں ہوگا کہ مسلسل یہ خاکے تسلسل کے ساتھ آرہے ہیں، کبھی ہم نے ایک ٹائم پر یوٹیوب پر بند کیا تھا، انہی خاکوں کی وجہ سے پاکستان گورنمنٹ نے اس پر پابندی لگائی تھی اور اس سے پہلے بھی یہ خاکے شائع ہوتے رہے ہیں اور اب جاکر انہوں نے باقاعدہ گورنمنٹ کی سرپرستی میں عمارتوں پر یہ خاکے لگائے جارہے ہیں جناب سپیکر، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی ایک مؤثر آواز ہونی چاہیئے اور پورے پاکستان لیول پر قومی اسمبلی سے اور پوری امت مسلمہ کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ ہمیں ایک مؤثر اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے کیونکہ بنیاد یہ ہے کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہر وقت ہمارے ایمان پر ضرب لگائی جاتی ہے جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ترکی نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور جس طرح ان کے پراڈکٹس کا انہوں نے احتجاجاً، اس پر پابندی لگائی ہے اپنے ملک میں، ہمیں بھی اس قسم کا کوئی ایک لائحہ عمل ملک میں ہونا چاہیئے کہ ہم اس کو ایک مؤثر جواب دے سکیں۔ اس کا پرائم منسٹر خود کھڑے ہوکر ترکی کے، اس صدر کے خلاف اٹھ کر بات کی ہے تو بنیادی وجہ یہ تھی کہ ان کو تکلیف پہنچی ہے تو وہ اس کے خلاف بات کر رہا تھا سپیچ میں، تو ہمیں بھی مؤثر آواز کے طور پر گورنمنٹ کی طرف سے ہماری صوبائی اسمبلی کی طرف سے جانی چاہیئے کہ پاکستان کی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایسا لائحہ عمل طے ہو کہ ان کو ایک مؤثر جواب ملے اور ان کو یہ احساس ہو اور یہ تکلیف ان کو پہنچے تاکہ ان کو یہ احساس ہو کہ ہم کس طرح پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں اور کس طرح ہم ان کے ایمان کی بات پر ضرب لگاتے ہیں اور جناب سپیکر، یہ بات تو اپنی جگہ پر ہے اور اس کی جو اہمیت ہے اس کی کوئی دوسری اس

میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے "بعد از خدا بزرگ وتوئی قصہ مختصر "اور جناب سپیکر، ایک اور بات کی میں اجازت چاہوں گا کہ جمعہ کے دن یہاں پر ایک قرارداد پاس ہوئی ہے اور وہ میاں نواز شریف کے خلاف ہوئی ہے، جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس سے یہ بات کرنا پڑ رہی ہے کہ کبھی تو ہم، یعنی تاریخ ہماری اسمبلی نے رقم کرنی ہے کہ کبھی پارلیمنٹرین کے خلاف قرارداد نہیں آئی اسمبلی میں، پہلی قرارداد کسی بھی ممبر کے خلاف ہماری اس اسمبلی سے آئی ہے، پورے پاکستان کی تاریخ میں کبھی اسمبلی کے کسی پارلیمنٹیرین کے خلاف قرارداد نہیں آئی اور ہم یہاں پر ایک قرارداد پاس کر رہے ہیں، وہ بھی ایسے کہ تین دفعہ ملک کا پرائم منسٹر بن چکا ہوتا ہے اور اس کے خلاف ہماری اسمبلی یہاں سے قرارداد پاس کرتی ہے، اپنے سیاسی لوگوں کے خلاف، سیاسی لیڈرز کے خلاف، مسلم لیگ کا وہ ایک لیڈر ہے، اس کے خلاف قرارداد پاس کرتے ہیں، اگر وہ جلسوں میں ایک بات کرتا ہے، آپ بھی جلسوں سے جواب دیتے اور آپ بھی خود وزیر اعظم پاکستان جو ہے اس وقت وہ خود مرتکب ہوتا ہے، جو باتیں نواز شریف نے کی ہیں، اس سے زیادہ کہیں سخت باتیں اس نے کی ہیں، خود اس کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف تو آپ قرارداد نہیں لا رہے ہیں اور میاں نواز شریف کے خلاف آپ قرارداد لے کر آ رہے ہیں؟ تو یہ جناب سپیکر، انتہائی زیادتی ہے کہ ہم یہاں ایوان میں بیٹھ کر سیاسی لیڈروں کے خلاف قراردادیں لائیں اور وہ کریں آئین کی بات اور وہ کہیں کہ آئین کی پاسداری کریں، اگر وہ کہیں کہ تمام ادارے آئین کے دائرہ کار میں رہیں اور اپنے اختیار سے تجاوز نہ کریں اور پھر یہاں پر ہم اس کے خلاف ایک قرارداد پاس کریں، تو یہ انتہائی زیادتی ہے کہ قرارداد ہماری اس حکمران جماعت کی طرف سے آئی ہے جس کی میں شدید * +کرتا ہوں جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی دو تین دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر ریکویسٹ کی لیکن آپ نے توجہ نہیں دی، شاید اور مسئلے تھے لیکن سب سے ضروری بات جو ابھی یہ قرارداد جو ہاؤس میں پیش ہوئی اور متفقہ طور پاس ہوئی، اس میں کوئی دورائے نہیں ہے اور یہ سب مسلمانوں کی دل کی آواز ہے کہ اس وقت نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ اس طرح خاکے انہوں نے شائع کر کے، یہ فرانس سے بھی، ناروے سے بھی، مختلف ممالک سے بھی مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی ہے اور اس کی مذمت کی گئی۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

مسلمانوں نے، پاکستان نے خاص طور کئی دفعہ جس فورم پر بات کرنی تھی وہاں پر بھی یہ بات کی ہے لیکن ابھی اس وقت موجودہ حکومت نے جو اس کی مذمت کی ہے، بالکل ہم اس کے ساتھ ہیں کیونکہ سب مسلمانوں کا یہ مسئلہ ہے لیکن اس سے بڑھ کر جس طرح میرے Honourable colleagues نے بات کی کہ اس سے بڑھ کر قدم اٹھانا چاہیئے، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ صرف قرارداد مذمت یا اس سے کسی کو مطلب نوٹس دینے کے علاوہ، اس سے بڑھ کر OIC کا ایک فورم تھا، اب اس کی بھی کوئی حیثیت نہیں رہی اور اب UNO میں یعنی یہ مطالبہ پہلے بھی رہا ہے، اب بھی ہماری حکومت کو چاہیئے کہ قومی اسمبلی سے بھی قرارداد پاس ہو، اور گورنمنٹ آف پاکستان UNO میں یہ قرارداد لائے کہ وہاں اس کے لئے قانون سازی ہو کہ کسی بھی مذہب کے خلاف کسی بھی اس طرح کی حرکت کرنے کے لئے سزا مقرر کی جائے اور اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایک سازش ہو رہی ہے لیکن دوسری طرف بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم آج بھی ان کا بائیکاٹ کر سکیں، اور نہیں تو سوشل بائیکاٹ ہو سکتا ہے، جو ان کے پراڈکٹس ہیں، جس طرح مولانا صاحب نے بات کی ہے، اس کا بائیکاٹ کیا جائے تو کم از کم ہماری طرف سے ایمان کے کم ترین درجے کی حیثیت سے، یعنی ہم اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ایک محبت کا اظہار کر سکتے ہیں، اور یہ ہمیں کرنا بھی چاہیئے، اس قرارداد میں کیونکہ میرا خیال ہے تھوڑی سی، میں تو سمجھوں گا تھوڑی اس میں امنڈمنٹ ایسی ہونی چاہیئے، ایسے الفاظ اس میں شامل کئے جائیں کہ قومی اسمبلی، ہماری مرکزی حکومت وہ اس بات پر سختی سے نوٹس لے اور اس کے لئے UNO کے فلور پر سلامتی کونسل میں یہ مسئلہ اٹھانے کے لئے آگے تمام مسلمانوں کو یکجا کرے اور اس کے لئے عملی قدم اٹھائے۔ دوسری بات، کیونکہ جناب سپیکر، جو میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کہنا چاہتا تھا، وہ میں نے بھی سنی ہے، میں مشکور ہوں مولانا لطف الرحمان صاحب کا کہ انہوں نے آپ کی توجہ، اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ دیکھیں یہ Elected house ہے، اس میں سب کی عزت ہے، جو ممبر صوبائی اسمبلی کا ہے، ہر جگہ الحمد للہ وہ اپنے استحقاق کے لئے تحریک بھی پیش کرتا ہے، ان کے خلاف اگر کوئی بھی شخص بات کرتا ہے، تو وہ استحقاق رکھتا ہے کہ وہ اس کے خلاف پریویلج موشن لائیں لیکن ایک ایسے لیڈر کے جو قومی لیڈر ہیں، پاکستان مسلم لیگ (ن) کا وزیر اعظم نواز شریف تین دفعہ اس ملک کا وزیر اعظم رہا ہے اور اس میں صوبہ خیبر پختونخوا بھی صوبہ پنجاب بھی، سندھ بھی بلوچستان بھی اور گلگت بلتستان، یہ سارے اس میں شامل ہیں۔ اور یہ آیا فلور، یہ اسمبلی اس

لئے یہاں پر Elect ہوئی ہے کہ یہ Personally کسی کے خلاف قرارداد * + لاتے ہیں؟ اس طرح کی حرکت کرتے ہیں، لوگ کیا سمجھیں گے کہ ہماری کیا ہے، کسی کی خوشنودی کے لئے، صرف خوشنودی کے لئے، کسی کو خوش کرنے کے لئے، ہم Elected لوگ ہیں، کوئی Selected تو نہیں ہیں، صرف یہ کہنے میں ہم لوگ حق بجانب ہیں کہ یہ تو Selected لوگوں کا کام ہے، اگر اداروں کے خلاف کسی نے کوئی بات نہیں کی، نواز شریف صاحب کی پوری تقریر میں دیکھیں، اداروں کے خلاف بات نہیں کی لیکن اگر کسی شخص کے خلاف بات کی ہے، وہ اس کا حق رکھتا ہے، اور بہت سارے فورمز میں وہ اس کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے لیکن کسی Elected forum پر جس طرح اسمبلی ہے، اس طرح کی قرارداد کسی لیڈر کے خلاف اس سے پہلے نہیں آئی اور خاص طور پر خیبر پختونخوا اسمبلی جس کی اپنی اچھی روایات تھیں، یہاں بہت ساری باتیں ہوتی رہی ہیں کہ ایک دوسرے پر بے جا تنقید بھی نہیں کی گئی لیکن یہ روایات ختم کی جا رہی ہیں اور ہم صرف اس کام کے لئے رہ گئے ہیں، میں اس قرارداد * + کی بھی * + کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں اسمبلی اپنی عزت رکھیں اس قرارداد کو واپس لائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار صاحب، بات یہ ہے، دیکھیں عرض یہ ہے، حکومت اپوزیشن کی جو مرضی ہے پیش کر سکتی ہے، آپ کی بھی جو بھی مرضی ہے پیش کر سکتے ہیں، ریزولیوشن وہ بھی پاس کروا سکتی ہیں، انہوں نے نواز شریف صاحب کے خلاف کی، آپ ان کے حق میں لے آئیں، یہ ایوان میں چیزیں چلتی رہتی ہیں، ابھی اس میں پنجاب اسمبلی نے بھی قرارداد پاس کی ہے، انہوں نے بھی پیش کر دی، آپ لے آئیں میاں صاحب کے حق میں، ہم وہ بھی پیش کریں گے، آپ کو ہم پورا موقع دیں گے۔۔۔۔۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر! یہ دیکھیں یہ جلسوں میں تقریریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ اگر ایک دوسرے کی * + شروع کر دیں اس ایوان میں تو یہ اچھی بات نہیں ہو گی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جلسوں میں ایسی تقریریں ہوتی رہی ہیں، کیا عمران خان نیازی کئی دفعہ تقریریں نہیں کرتے رہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> تو آپ لے آئیں نا، ہم تو موقع دیں گے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> ہم لائیں گے اور نکال نکال کر ہم بھی لائیں گے پھر اس کی بھی * + کریں، ان میں

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

ہمت ہے، یہ ساری جو چیزیں ہیں یہ غلط ہیں۔

جناب سپیکر: یہ میں * + کے الفاظ Expunge کرتا ہوں۔

سردار محمد یوسف زمان: غلط روایات قائم کر رہے ہیں، اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: آپ ایک دوسرے کے خلاف * + کے الفاظ Use نہ کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: ہم ایک دوسرے کے خلاف * + کرتے رہیں گے، یہ تو آپ کی اچھی روایات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آج تو انہوں نے پاس کی، آپ نے ان کی * + کر دی، کل آپ کی کوئی چیز پاس ہو جائے تو یہ * + کر دیں گے، یہ بہتر نہیں ہے، So میں یہ الفاظ Expunge کرتا ہوں۔ (مداخلت) جی اس موضوع پر یا کسی اور پر، اوکے، Rules relax ہیں، ایک دو قرار دادیں لیتے ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ سے کوئی بات نہیں کرے گا، سر، ہمیں بھی دو۔

جناب سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): بات ہو رہی ہے ناموس رسالت کی، آپ ناموس رسالت سے نواز شریف کے اوپر آ گئے ہیں، یہ اتنا بڑا Important issue ہے، پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، بس آپ کا نکتہ آ گیا نا، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

وزیر محنت وثقافت: پوری دنیا کے مسلمان مذمت کر رہے ہیں، آپ کو نواز شریف کی سوجھی ہے کہ نواز شریف کے ساتھ کیا ہوا، نواز شریف کو اشتہاری ہم نے نہیں کیا ہے، نہ حکومت نے کیا ہے، وہ اشتہاری عدالت نے کیا ہے میرے بھائی۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا بزنس ہو لیتے ہیں، اذان کا ٹائم ہے۔

وزیر محنت وثقافت: دیکھیں، اتنا بڑا، سر! اتنا بڑا واقعہ-----

جناب سپیکر: پانچ سات منٹ بعد اذان ہونے والی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

وزیر محنت وثقافت: سر! اتنا بڑا واقعہ ہے، بلڈوز کرنا چاہتے ہیں، اس وقت مذمت ہوئی ہے، جو کچھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے جو باتیں ہوئی ہیں، دنیا میں اس کی مذمت ہو رہی ہے، آپ آکے نواز شریف کو بیچ میں لے آئے، بڑے افسوس کی بات ہے، پہلے ایک ایشو کو مکمل کریں، ہم آپ کے ہر ایشو کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں، آپ کو ہر وقت عمران خان فوبیا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے منسٹر صاحب، تشریف رکھیں، منسٹر صاحب، تشریف رکھیں۔

وزیر محنت وثقافت: آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں، آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، تشریف رکھیں۔

وزیر محنت وثقافت: نواز شریف کی تقریروں سے کچھ نہیں ہوگا پاکستان کا، مہربانی کریں اس طرح کی باتیں نہ کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تشریف رکھیں بس۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں ایک دوسرے کی * +، یہ مناسب بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: چلیں، آگے چلتے ہیں، آگے چلتے ہیں، نعیمہ کشور، آپ پہلے قرارداد پیش کر دیں، نگہت بی بی! آپ کی کونسی ریزولیوشن ہے، نگہت بی بی کی کونسی ریزولیوشن ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آرام سے بیٹھیں، بس آپ لوگوں نے کر دیا ہے جو کچھ کرنا تھا، اب آرام سے بیٹھ جائیں، ابھی دوسروں کا بھی بزنس لینے دیں، دوسروں کا بھی بزنس لینے دیں۔

Mr. Speaker: Nighat Orakzai, please move, Nighat Orakzai, please move your resolution.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کرتے ہیں نا، آپ کو بھی دیتا ہوں، باری باری کرتا ہوں۔ جی سردار صاحب!

سردار محمد یوسف زمان: میں نے کہا دیکھیں جی، قرارداد میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے، وہ متفقہ طور پر پاس ہو گئی ہے، اس کی ہم سب حمایت کرتے ہیں بلکہ ہمارا ایمان کہتا ہے، کسی پر احسان نہیں ہے۔۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

سردار محمد یوسف زمان: انہوں نے تو پھر بھی کسی کی خوشنودی کے لئے ساتھ نام اپنے پرائم منسٹر کا لکھ دیا، فارن منسٹر کا لکھ دیا حالانکہ قرارداد۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب اذان کا ٹائم ہے، یہ ریزولیوشن رہ جائے گی۔ جی نگہت بی بی! نگہت بی بی! پیش کریں نا پیش، (مداخلت) نہیں تو میں نعیمہ کشور کو ٹائم دے دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! تو یہ بیٹھیں نا۔

جناب سپیکر: آپ شروع کریں نا، آپ کا مائیک اوپن ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہم لوگ اٹھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ماحول خراب کر رہے ہیں لیکن آپ کا جب وزیر اٹھتا ہے اور وہ بیچ میں باتیں کرتا ہے تو آپ اس کو یہ نہیں کہتے کہ ماحول خراب کرتا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! تشریف رکھیں، سردار صاحب! پلیز تشریف رکھیں، آپ سینیئر ممبر ہیں، سردار صاحب! آپ سینیئر ممبر ہیں، بس مہربانی کریں، مہربانی کریں، مہربانی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: مہربانی کریں، مہربانی کریں، دو تین بڑی Important resolutions ہیں، وہ لے لیتے ہیں۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں پھر اٹھ گیا، پھر اٹھ گیا۔

جناب سپیکر: آپ کریں نا، نگہت بی بی! آپ پڑھ دیں، میں پاس کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ جناب سپیکر صاحب! قرارداد ہے، شوکت پلیز۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں میری قرارداد ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ پیش کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو آپ ذرا چپ کر کے بیٹھ جائیں، وہ بات کر کے خود ہی بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: آخر میں ماحول خراب نہ کریں پلیز، Floor is with Nighat Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: قرارداد ہے جناب سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ یہ صوبائی اسمبلی اس امر کی پر زور سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جرنلسٹ پروٹیکشن بل کو قومی اسمبلی میں جلد از جلد پیش کیا جائے اور مذکورہ بل پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں جیسا کہ تمام دنیا میں صحافت ایک آزاد اور خود مختار پیشہ ہے، ہمیں دنیا کے ساتھ اس اقدام کو آگے بڑھانا ہوگا تاکہ صحافیوں کو عملی تحفظ دیا جا سکے۔

اس پر شوکت یوسفزئی صاحب کے سائن ہیں اور اس پر اکبر ایوب صاحب کے سائن ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ قرارداد میں اس لئے لے کر آئی ہوں کہ Geo کے نمائندے علی عمران کو تین چار دن پہلے اٹھایا گیا تھا کیونکہ اس نے ایک سچ ویڈیو جو ہے تو وہ جناب، پیش کر دی تھی اور اس پاداش میں اس کو تین چار دن کے لئے غائب کر دیا گیا تھا اور پھر جب زیادہ شور پڑا، حامد میر نے بات کی، دوسروں نے بات کی، تمام صحافی برادری نے بات کی، سر، یہ، سر، سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹائم شارٹ ہے، اذان، اذان ہونے والی ہے، پانچ چھ منٹ رہ گئے، I put it to the voting. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Naeema Kishwar Sahiba, please move your resolution.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، ایک چھوٹی سی میری دوسری ریزولیوشن بھی ہے جو خواتین کی جو ووٹ رجسٹریشن بہت کم ہے، اس حوالے سے ہے، وہ بھی لے لیں۔

جناب سپیکر: چلیں پہلے یہ تو پڑھیں نا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: پہلے تو یہ بونیر والی میں لیتی ہوں کہ:

یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بونیر کی سڑکوں کی خستہ حالی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سڑکوں کو نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے حوالے کیا جائے، نیز ان سڑکوں کو بہتر بنانے کے لئے این ایچ اے ٹھوس اور فوری اقدامات کرے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب! ایک چھوٹی سی، وہ بہت چھوٹی سی، سپیکر صاحب، یہ بہت چھوٹی سی ریزولیوشن ہے۔

یہ معزز ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ انتخابی فہرستوں میں مرد خواتین ووٹروں کے مابین 12.7 ملین کا فرق ہے، اس منفی فرق کو ختم کرنا نہ صرف الیکشن کمیشن بلکہ متعلقہ تمام ادارے بشمول نادرا، سول سوسائٹی اور سیاسی جماعتیں اپنا کردار ادا کریں۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ خواتین ووٹر کے اندراج کو یقینی بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے اور ان کو اپنا آئینی، قانونی اور شرعی حق دینے کے لئے حکومت ٹھوس اقدامات کرے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

جی عنایت اللہ صاحب! ریزولیوشن لے آئیں، کرتے ہیں کرتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب کا مائیک آن کریں، فوری طور پہ جلدی۔

جناب عنایت اللہ: یہ جلال آباد کے اندر جو واقعہ ہوا، اس حوالے سے ہے، اس پہ شوکت یوسفزئی صاحب کے دستخط ہیں، نعیمہ کشور صاحبہ کے دستخط ہیں، اس پہ نگہت اورکزئی صاحبہ کے دستخط ہیں، اس پہ خوشدل خان کے دستخط ہیں، اور باقی بھی ممبران کے دستخط ہیں، سراج الدین خان کے دستخط ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ کے دستخط ہیں۔

چونکہ گزشتہ روز افغانستان کے شہر جلال آباد میں پاکستانی ویزا کے حصول کے دوران بھگدڑ کے نتیجے میں گیارہ خواتین سمیت پندرہ افراد جان بحق اور درجنوں افراد شدید زخمی ہوئے ہیں، افغانستان کے ساتھ ہمارے صدیوں پرانے تجارتی، ثقافتی، سماجی اور برادرانہ تعلقات کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک کے

شہری آپس میں خاندانی رشتوں میں بھی منسلک ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان آمد و رفت ہر مشکل گھڑی میں بھی جاری رہتی چلی آرہی ہے۔ گزشتہ روز پیش آنے والا ناخوشگوار اور افسوسناک واقعہ دونوں ممالک کے مابین ویزا اور پاسپورٹ کی سہولیات سے متعلق ناقص انتظامات کا شاخسانہ ہے۔ ویزا کے حصول کے خواہشمند شہریوں کو رش کی بناء پر قونصل خانہ کے بجائے سٹیڈیم میں بلایا گیا تھا جہاں پر یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اسلامی ملک افغانستان کے ساتھ ہمارے صدیوں پرانے تجارتی، سماجی اور برادارانہ تعلقات کے تناظر میں افغانستان آمدورفت کے سلسلے میں ویزا اور پاسپورٹ کے حصول میں آسانیاں فراہم کرنے اور ایجنٹ مافیا کے خاتمے کے لئے پاکستان اور افغانستان عملی اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ مستقبل میں اس قسم کے افسوسناک واقعات کے ذریعے قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کو روکا جا سکے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ساجدہ حنیف صاحبہ، ریزولیوشن جلدی پیش کریں، اس کے بعد میر کلام صاحب، ریزولیوشن ہے، آپ کو میں دیتا ہوں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: جیسا کہ سب کو پتہ ہے کہ ساری دنیا جو ہے وہ ماحولیاتی آلودگی کی لپیٹ میں ہے اور اس میں شدید متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے، تو جہاں ساری دنیا کو ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے تو پاکستان کو بھی چونکہ اسی طرح کے مسائل درپیش ہیں اس لئے اس کے تدارک کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ریزولیوشن پڑھیں ناجی۔

محترمہ ساجدہ حنیف: اس کے تدارک کے لئے سب سے پہلے ماحول۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ نے جو ہمیں ریزولیوشن دی ہے وہ پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: جی وہی پڑھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: تدارک کے لئے سب سے پہلے ماحول اور اس کے مسائل سے ہر خاص و عام کی اگاہی ضروری ہے، لہذا میں اس اسمبلی کے توسط سے صوبائی حکومت کو یہ سفارش کرتی ہوں کہ تعلیمی اداروں میں ماحولیات کے مضمون کو ترجیح دی جائے اور سکولز اور کالجز میں ماحولیاتی ماہرین کی اسامیوں کا تعین کیا جائے، نیز اس کے علاوہ وہ تمام تعمیراتی سرکاری ادارے جو ماحول کو آلودہ کرتے ہیں، ان میں بھی ایک ایک ماہر ماحولیات کو تعینات کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji, Mir Kalam Wazir Sahib.

جناب میر کلام: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے اتنی ایمرجنسی میں بھی مجھے موقع دیا اور ہمارے ضم اضلاع کے حوالے سے یہ قرارداد ہے، میں حکومت کا بھی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! ہمارے ضم شدہ اضلاع کے ساتھ بہت سارے وعدے ہوئے تھے، اس میں ہمارے ساتھ یہ وعدہ بھی کیا گیا تھا کہ ضم اضلاع کی جہاں بھی ملک میں کوٹہ ہے، وہ دگنا ہوگا لیکن بد قسمتی سے صوبہ پنجاب میں نہ ہماری سیٹیں بڑھائیں بلکہ ہمارے وہاں پر پڑھنے والے طلباء سے وظائف ختم کئے ہیں۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پنجاب حکومت کو چاہیئے کہ وہ فوراً ضم اضلاع کے سکالرشپس کو بحال کرے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Momina Basit Sahiba.

Ms: Momina Basit: Thank you, Mr. Speaker. The statement of French President Emmanuel Macron caused a wrenching pain he soft in dart, his words shall go on throbbing Muslim world insulting pictures even of a common man or unbecoming below the mannerism and what to say of degrading hero of heroes. Such steps

may ultimately trigger a war culminating into obliteration of human race on this planet.

جناب سپیکر: نا یہ کال اٹینشن ہے یہ؟

محترمہ مومنہ باسط: یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، چلو ہم سارے آپ کے ساتھ پھر مذمت کرتے ہیں۔
Ji, Abdul Salam Sahib, move your resolution.

ذرا جلدی، نماز کا ٹائم ہے۔

جناب عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، گورنمنٹ نے 15 ستمبر سے مرحلہ وار تمام تعلیمی ادارے کھولنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور کورونا کی وباء سے بچنے کے لئے Face mask کے استعمال کو لازمی قرار دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، کورونا کے لاک ڈاؤن کی وجہ سے جہاں ملک کی معیشت کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا وہاں پر عام آدمی بھی متاثر ہوا ہے اور خصوصی طور پر چھوٹے تاجر اور مزدور طبقہ بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ سر، گورنمنٹ سکولز میں اکثریت چھوٹے تاجر یا غریب مزدوروں کے بچوں کی ہوتی ہے اور مزدور کے بچے روز Face mask خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ حکومت گورنمنٹ سکولز میں پڑھنے والے بچوں کو Face mask مفت فراہم کرنے، سکول کے داخلی گیٹ پر سینٹائزر واک تھرو گیٹس لگانے اور سکول کے اندر چھٹی کے بعد Anti Covid-19 سپرے کرانے کے احکامات جاری کرے تاکہ ہمارے وطن خداداد کے مستقبل کے معمار کورونا سے محفوظ اور صحت مند رہیں اور بلا خوف وخطر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ روز Face mask دینے والی جو بات ہے، ابھی تو کہتے ہیں کہ کپڑے کی Face mask زیادہ Effective ہے اور وہ تو دھل بھی سکتے ہیں تو یہ خود بنالیں کیونکہ روزا تنی بڑی تعداد میں اگر گورنمنٹ Face mask دینا شروع کردے گی سکولوں میں تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی کیا ہے؟

جناب عبدالسلام: جی آپ پیش کریں۔

جناب سپیکر: نہیں وہ میں، Is it the desire of the House that the resolution، یہ اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھ لے تو وہ پاس نہیں ہونے دے گا اس لئے ان سے چھپا کے پاس کرتے

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the ہیں۔
honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till tomorrow 02:00 pm.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 27اکتوبر2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)